www.novelsclubb.com
قسمتوں کا لکھا
از قلم رابعہ ملک
Follow us!
Insta:@novelsclubb
FB: Novelsclubb
YouTube:@readwithlaiba

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

قسمتوں کا لکھا

از قلم

ربیعہ ملک

www.novelsclubb.com

قسمتوں کا لکھا

از

ربیعہ ملک

قسط نمبر: 3

اریبہ میں نے تمہیں ایک بُہت ضروری کام کے لیے کال کی ہے۔۔۔ سمینہ بیگم اریبہ بیگم سے فون پر بات کرتی ہوئے کہہ رہی تھی۔ اُنکے پاس ہی زاہد صاحب بیٹھے تھے۔ سعد کی شادی کو 20 دن گزر چکے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیسی ضروری بات۔۔۔۔ اریبہ بیگم نے پوچھا۔

وہ دراصل میں انابیہ کا ہاتھ مانگنا چاہتی ہوں اپنے وہاب کے لیے مجھے وہ پہلی نظر میں ہی بُہت اچھی لگی ہے۔۔۔۔ سمینہ بیگم نے اریبہ بیگم کو ساری بات سے آگاہ کیا۔

لیکن ثمینہ انابیہ کا تو نکاح ہو چکا ہے۔۔ سعد کی مایوں سے ایک دن پہلے ہی اُسکا نکاح

ہوا تھا اور اب تو ماشاءاللہ سے اگلے ماہ اسکی رخصتی ہے۔۔۔اریبہ بیگم نے ثمینہ بیگم کو انابیہ کے نکاح کا بتاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اوہ!!!! مجھے بلکل idea نہیں تھا اریبہ۔۔۔۔۔۔ثمینہ بیگم نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

کوئی بات نہیں ثمینہ۔۔۔۔۔اریبہ بیگم نے اُنھیں تسلی دی اور چند ادھر اُدھر کی باتوں کے بعد انہوں نے فون بند کر دیا۔

کیا ہوا ثمینہ۔۔۔۔۔زاہد صاحب نے اُنھیں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

اس بچی کا نکاح ہو چکا ہے۔اور اگلے ماہ اسکی رخصتی ہے۔مجھے وہاب کے لیے انابیہ بہت پسند تھی۔ سمینہ بیگم نے

افسردہ ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کوئی بات نہیں۔وہاب کی قسمت میں جو لڑکی ہو گی اُسے وہی ملے گی میرے یا

تمہارے چاہنے سے کیا ہوتا ہے۔ سمینہ بیگم اُنکے کہنے پر سر ہلا دیا۔

صائم آپکو پتہ ہے میں تو فوراً سے اپنے کمرے میں بھاگی جبکہ ہانیہ بیچاری کو کافی ڈانٹ پڑی ماما سے۔۔۔۔۔۔انابیہ اس وقت اپنے لیپ ٹاپ کے سامنے بیٹھی صائم سے ویڈیو کال پر بات کر رہی تھی اور اُسے اپنی تمام سر گرمیوں سے آگاہ کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

بڑی ماما نے تمھیں کیسے چھوڑ دیا۔ انکا پسندیدہ tea set توڑ دیا تم نے ۔۔۔۔۔صائم نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

کیونکہ ماما کو ہانیہ نے بتایا ہی نہیں کے کچن میں اسکے ساتھ میں بھی تھی۔ میں نے اُسے دھمکی دی تھی کہ اگر میرا نام لیا تو میں وہ پرفیومز واپس لے لوں گی جو تمنے دھوکے سے مجھ سے لی تھی۔۔۔۔۔۔۔انابیہ اُسے ہستے ہوئے بتا رہی تھی۔

توبہ انابیہ!!!! دیکھنا اس دفعہ میں ہانیہ کے لیے بھی وہی پرفیومز لاؤں گا۔۔۔۔۔۔

آپ وہ چھوڑے یہ بتائے کے آپکا پروجیکٹ کیسا جا رہا ہے؟؟؟؟انابیہ نے صائم سے پوچھا۔۔۔۔۔

پروجیکٹ بُہت اچھا جا رہا ہے انابیہ۔ایک گھنٹے بعد ہماری میٹنگ ہے۔ان شاءاللہ سب بہتر ہی ہو گا۔تم بتاؤ تمہاری شاپنگ کیسی جا رہی ہے؟؟؟۔۔۔۔۔صائم نے انابیہ کو آگاہ کیا۔

میری شاپنگ تو بُہت اچھی جا رہی ہے۔چچی مجھے بُہت کچھ لے کے دے رہی ہیں۔۔۔۔لیکن میرا دل تھا کہ میں آپکے پسند کا

www.novelsclubb.com

ڈریس پہنو برات پر۔۔۔۔انابیہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں تمہیں جو پسند ائے گا وہی لے لینا تمہاری پسند ہی میری پسند ہو گی۔۔۔۔۔صائم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اور پھر چند الوداعی کلمات کے بات وہ میٹنگ کے لیے چلا گیا جبکہ انابیہ اپنے لیپ ٹاپ

پر اپنا پسندیدہ ڈراما دیکھنے میں مصروف ہو گئی۔

ایک ماہ بعد:

السلام و علیکم بڑی ماما!!! کیسی ہے آپ؟؟؟؟؟ صائم نے اندر اتے ہوئے آسیہ بیگم کو سلام کی اُسنے ہاتھ میں سفری بیگ پکڑا ہوا تھا۔ وہ انابیہ کی برتھڈے سے 15 دن پہلے ہی آگیا تھا جب کہ حنان نے اگلے ہفتے انا تھا۔

ارے صائم بیٹا تم کب ائے دبئ سے ہمیں بتایا ہی نہیں۔۔۔۔۔۔ آسیہ بیگم نے صائم کو پیار دیتے ہوئے کہا۔۔۔

بس بڑی ماما یہاں دو تین میٹنگ مجھے ہینڈل کرنی تھی اس لیے میں جلدی آگیا۔ حنان نے پرسوں لاسٹ میٹنگ اٹینڈ کرنی ہے پھر وہ بھی آجائے گا۔ بڑے پاپا

کو پتہ تھا بس میں نے اُنھیں کہا تھا کہ آپ سب کو نہ بتائے۔۔۔۔۔۔ماما اور انابیہ کہاں ہے ؟؟؟؟؟؟

ہانیہ اور مریم تو شاپنگ کے لیے گئی ہیں جبکہ انابیہ کا آج دل نہیں تھا تو وہ کچن میں گھسی بیکنگ کر رہی ہے۔۔۔۔آسیہ بیگم نے صائم کو اطلاع دیتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا بڑی ماما میں اس سے مل کر آتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔صائم کہتا کچن کی جانب چل دیا۔

وہ کچن میں پُہنچا تو انابیہ اوون کی طرف منہ کیے اُس میں کیک رکھ رہی تھی۔وہ کوکنگ میں اتنی اچھی نہیں تھی لیکن

www.novelsclubb.com

بیکنگ وہ کمال کی کیا کرتی تھی۔صائم نے اسکے قریب جاتے اس کی آنکھوں میں ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔

اہ کون ہے ؟؟؟؟؟؟انابیہ نے صائم کے ہاتھوں کو چھوتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔صائم خاموش رہا۔۔۔۔

صائم آپ ہے کیا؟؟؟؟؟انابیہ کے کہنے پر صائم نے افسردہ ہوتے اپنا ہاتھ اسکی آنکھوں پر سے ہٹالیا۔۔۔

تمہیں کیسے پتہ چلا؟؟؟؟؟؟صائم نے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

صائم آپ کب ائے آپ تو اگلے ہفتے انے والے تھے نہ۔۔۔۔۔۔انابیہ نے خوش ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

بس مجھے تمہاری یاد آرہی تھی تو آگیا۔اب تو 15 دنوں کا بھی انتظار نہیں ہو رہا مُجھسے۔۔۔۔۔۔صائم نے انابیہ کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا۔اور اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیئے۔۔۔۔۔

صائم!!!!!!انابیہ نے اُسے دھکا دیتے ہوئے آنکھیں دکھائی۔۔۔۔۔۔

تم اج شاپنگ پر کیوں نہیں گئی؟؟؟؟؟صائم نے سیب کی bite لیتے ہوئے پوچھا۔۔

بس یونہی اج دل نہیں چار رہا تھا۔۔۔۔۔۔انابیہ نے منہ بسورتے ہوئے

کہا۔۔۔۔۔۔

صائم بیٹا کھانا لگواؤں تمہارے لیے۔۔۔آسیہ بیگم نے کچن میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

بڑی ماما مجھے بُہت بھوک لگی ہے آپ کھانا لگوادیں میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔۔۔صائم کہتا کچن سے نکل گیا۔

صائم بیٹا آج کا دن رک جاؤ صبح چلے جانا۔۔۔۔۔۔سب کھانے کے ٹیبل پر موجود تھے جب آسیہ بیگم نے کہا۔۔۔۔

نہیں بڑی ماما آپ جانتی ہے اب شادی کے دن قریب ہے اس لیے

میں نہیں چاہتا کوئی الٹی سیدھی بات کرے۔۔۔۔صائم کے کہنے پر انہوں نے سر ہلا دیا۔

تیاری کیسی جارہی ہے شادی کی۔۔۔یاسر صاحب نے آسیہ بیگم اور مریم بیگم سے

www.novelsclubb.com

پوچھا۔۔۔

جی انابیہ کی تو ساری تیاری مکمل ہے۔اب صائم آگیا ہے تو جو اسکی تیاری میں کمی رہ گئی ہے وہ خود کر لے گا۔۔۔مریم بیگم نے جواب دیا تو وہ سر ہلاتے دوبارہ کھانے میں مصروف ہو گئے۔

وہاب اس وقت ڈرائیونگ سیٹ سنبھالے ہوا تھا جبکہ اسکے ساتھ والی سیٹ پر ایان بیٹھا تھا اور پیچھے زاہد صاحب اور سمینہ بیگم موجود تھے۔۔۔۔۔گاڑی ایک ریسٹورانٹ کے سامنے رکی تو سب اندر کی جانب چل دیئے۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد ویٹر کیک لیتا اُنکے پاس آیا جس پر بہت خوبصورت سا۔۔

Happy Anniversary Mama Papa

لکھا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چلیے مما پاپا جلدی سے کیک کاٹے۔۔۔۔ایان نے خوش ہوتے ہوئے کہا تو زاہد صاحب اور ثمینہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کیک کٹ کیا اور اپنے دونوں بیٹوں کو کھلایا۔۔۔۔

یہ لے پاپا یہ آپکا گفٹ اور ماما یہ آپکا۔۔۔۔وہاب نے اُن دونوں کو گفٹ دیتے ہوئے کہا۔۔۔

زاہد صاحب نے باکس کھولا تو اس میں ایک کار key تھی۔۔۔زاہد صاحب نے مُسکراتے ہوئے وہاب کو دیکھا جو اُنھیں ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

آپکی پسندیدہ نیو ماڈل کار۔۔۔۔وہاب نے مسکراتے ہوئے کہا تو زاہد صاحب نے اٹھتے ہوئے اُسے اپنے گلے لگا لیا۔۔۔

مما آپ بھی دیکھیں آپکو کیا دیا ہے بھائی نے۔۔۔۔ایان کے کہنے پر ثمینہ بیگم نے

اپنا گفٹ کھولا تو اس میں ایک ڈائمنڈ نیکلس تھا۔۔۔۔۔

بیٹا یہ تو بُہت مہنگا ہے ان سب کی کیا ضرورت تھی۔۔۔۔۔سمینہ بیگم نے وہاب کو دیکھتے ہوئے کہا۔

مما جو کچھ بھی میں ہوں وہ آپ دونوں کی وجہ سے ہی ہوں۔اس لیے سب سے زیادہ حق آپ دونوں کا ہی بنتا ہیں۔۔۔وہاب نے ماں کے گلے لگتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

میں بھی آپکا ہی بھائی ہوں مجھے بھی کچھ نواز دیا کرے۔۔۔ایان نے منہ بناتے ہوئی کہا تو سب مسکرا دیے۔۔۔۔۔۔

تم یہ بھول رہے ہو کہ تمہاری انٹرنیشنل ٹرپ میں اسپانسر کر رہا ہوں۔۔۔اس لیے یہ ایکٹنگ بند کرو اور مما پاپا کو گفٹ دو۔۔۔۔۔وہاب کے کہنا پر ایان نے ایک giftbag آگے بڑھایا۔۔

مما پاپا میں ابھی آپکے بڑے بیٹے جیتنا امیر تو نہیں ہوں لیکن یہ گفٹ آپکو اچھا لگے

www.novelsclubb.com

گا۔۔۔ایان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

زاہد صاحب نے گفٹ کھول کر دیکھا تو اس میں نہایت ہی خوبصورت سی کپل واچ تھی۔۔۔۔۔۔

ہمیں بہت پسند آیا تمہارا گفٹ۔۔۔۔۔دونوں کے ایک ساتھ کہنے پر ایان ہسنے لگا۔۔۔

Not bad۔۔۔۔

وہاب کے کہنے پر ایان نے اپنے فرضی کالر صاف کیے تو سب ہنس پڑے۔۔۔۔

کب کی فلائٹ ہے تمہاری ایان۔۔۔زاہد صاحب نے کھانا کھاتے

ہوئے ایان سے پوچھا۔

پاپا wednesday کی فلائٹ ہے۔۔۔۔۔ایان کے کہنے پر وہ دوبارہ کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔۔۔۔

خوش گوار ماحول میں کھانا کھاتے وہ سب گھر لوٹے تھے۔۔۔سب اپنے اپنے کمروں میں سونے کے لیے چلے گئے جبکہ وہاب اپنے کمرے میں بیٹھا کوئی فائل ریڈ کر رہا تھا۔۔۔

فائل ریڈ کر کے وہ اُسے لاکر میں رکھنے والا تھا جب اسکی نظر سامنے پڑے giftbag پر پڑی۔۔۔۔۔

وہاب کو اپنے ذہن میں وہ چہرہ انانہ جانے کب بند ہو گیا تھا یا شاید وہاب خود ہی اس لڑکی کے بارے میں سوچنا نہیں چاہتا تھا۔اج 2 مہینے گزر چکے تھے اس واقعے کو لیکن وہاب نے کبھی انابیہ کے دیے ہوئے سٹڈ نہیں پہنے تھے اور نہ ہی اُنھیں پھینکا تھا وہ بس ایک اُنچاہے سامان کی طرح وہاں پر رکھے ہوئے تھے۔وہاب اپنی فائل لاکر میں رکھتا سونے کے لیے لیٹ گیا اور وہ جلد ہی نیند کی وادیوں میں اُتر گیا۔

سر مے آئی کم ان ؟؟؟؟؟ دانین نے دروازہ ناک کرتے ہوئے کہا جو کہ صائم کی پرسنل اسسٹنٹ تھی۔۔۔

Yes!!!!!!!

صائم کے کہنے پر وہ اندر داخل ہوتی صائم کے ٹیبل کے سامنے رک گئی۔۔۔۔

جی سر اپنے مجھے بلایا۔۔۔دانین نے صائم سے پوچھا۔وہ ایک دُبلی پتلی سے لڑکی تھی۔اُسنے بلیک قمیض کے ساتھ کیپری پہنی ہوئی تھی۔بالوں کی ہائی ٹیل بنائے ڈوپٹے کو گلے میں ڈالا ہوا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

مس دانین اپنے کمپنی سے 5 لاکھ کے لون کے لیے اپلائی کیا ہے۔۔۔صائم نے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔کیا میں وجہ جان سکتا ہوں ؟؟؟؟

سر مجھے ضرورت ہے۔۔۔۔دانین نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو مسلتے ہوئے

کہہ۔۔۔۔۔

مس دانین آپکو اتنی رقم کی ضرورت یوں اچانک کیسے ان پڑی۔۔۔۔۔صائم اسکے چہرے کے تاثرات دیکھ رہا تھا اُسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ ابھی رو دے گی۔۔۔۔۔۔

سر میرے ابو بیمار ہے۔اُنھیں lungs کینسر ہے۔مجھے اُنکے علاج کے لیے رقم درکار ہے۔۔۔۔۔۔دانین نے اپنے آنسوؤں کو روکتے ہوئے بمشکل صائم سے کہا۔۔۔۔

اوہ!!!! مجھے بُہت افسوس ہوا سن کر۔لیکن کیا علاج کے لیے اتنی ہی رقم درکار ہے آپکو۔۔۔۔۔۔صائم کے پوچھنے پر دانین نفی میں سر ہلا دیا۔

میں کمپنی سے 5 لاکھ سے زائد کا لون نہیں لے سکتی۔باقی کی رقم کا بندوبست میں کہیں اور سے کرنے کی کوشش کر رہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔دانین نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔۔۔

صائم نے اپنی چیک بک نکال کر ایک signed چیک دانین کے سامنے رکھا۔۔۔۔آپکو کمپنی سے لون لینے کی ضرورت نہیں ہے یہ چیک رکھ لے اور مزید ضرورت ہو تو مجھے بتا دیجیے گا۔۔

دانین نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو چیک پر 10 لاکھ کی رقم لکھی ہوئی تھی۔۔۔۔

نہیں سر اسکی ضرورت نہیں ہے۔اگر کمپنی لون issue نہیں کرے گی تو میں کہیں اور سے بندوبست کر لوں گی لیکن میں یہ چیک نہیں رکھ سکتی۔۔۔۔دانین نے چیک واپس صائم کی

www.novelsclubb.com

جانب کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مس دانین جہاں تک میں جانتا ہوں آپ اپنے والدین کی اکلوتی بیٹی ہے۔آپکی والدہ کا بچپن میں ہی انتقال ہو گیا تھا اور اپکے والد نے ہی آپکو سنبھالا ہے۔آپ اج کل اپنے والد کی وجہ سے بُہت پریشان رہتی ہے۔اس لیے آپ یہ رکھ لے آپکو انکی

ضرورت ہے آپ یہی سمجھے کے کمپنی آپکو لون دے رہی ہے جب آپ easy ہو واپس کر دیجیے گا۔۔۔۔صائم نے دانین کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے چیک اسکے ہاتھوں میں پکڑایا۔۔۔

Thank you so much sir!!!!

میں ضرور یہ رقم آپکو واپس کر دو گی۔۔۔۔دانین نے روتے ہوئے کہا۔۔۔

Its okay!!!!

آپ اپنے والد صاحب کا ٹریٹمنٹ کروائے اور اُنھیں میرا اسلام دیجیے گا۔۔۔

And Call me any time if you need any help-----

صائم دانین کو کہتا باہر کی جانب چل دیا۔

اج انابیہ اور صائم کی مہندی کی تقریب تھی۔کل اُنکی برات تھی اور انابیہ کی 23rd بر تھڈے۔۔۔۔۔۔مہندی کی تقریب گھر کی بجائے میر تیج ہال میں منعقد کی گئی تھی جو کہ combine فنکشن تھا۔۔۔۔۔

مرزا منشن کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔پورے گھر میں لائٹس لگائی گئی تھی۔اس وقت 4 بج رہے تھے انابیہ کی پارلر میں 5 بجے کی اپوائنٹمنٹ تھی۔

انابیہ چلو پارلر کے لیے نکلو تم۔۔۔۔۔۔آسیہ بیگم نے انابیہ کا

www.novelsclubb.com

سامان پیک کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

پر ماما میں اکیلی جاؤں ہانیہ کہاں ہے؟؟؟؟؟انابیہ نے ان سے سوال کیا۔۔

اُسے صائم نے کچھ لانے کے لیے کہہ دیا ہے اس لیے وہ ابھی بازار گئی ہے۔تم ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤ اُسے ایک گھنٹے میں حنان ڈراپ کر جائے گا۔۔۔۔۔آسیہ

بیگم نے اُسے اطلاع دی۔۔۔۔۔۔

اوکے ماما۔۔۔انابیہ کہتی اُنکے ساتھ نیچے چل دی جہاں ڈرائیور اُسکا پہلے سے ہی انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

مرزا منشن سے پارلر کا راستہ 45 منٹ کا تھا۔لیکن 15 منٹ بعد ہی اُنکی گاڑی ایک ہوٹل کے سامنے رکی تو انابیہ نے چونک کر باہر دیکھا۔۔۔۔

کیا ہوا یہاں پر گاڑی کیوں روکی ہے؟؟؟؟انابیہ نے ڈرائیور سے پوچھا۔۔

انابیہ بی بی وہ صائم صاحب نے کہا تھا کہ آپکو پارلر لے کر جانے سے پہلے یہاں لے اؤوہ آپکا روم 305 میں ویٹ کر رہے ہیں۔۔۔۔ڈرائیور نے انابیہ کو اطلاع دی۔

صائم نے؟؟؟لیکن انہوں نے مجھے تو کچھ نہیں کہا۔میں اُنھیں فون کر کے پوچھتی ہوں۔۔۔انابیہ کہتی صائم کو فون ملانے لگی اُسنے 4 دفعہ صائم کو فون ملایا لیکن شاید وہ کہیں busy تھا اسی وجہ سے کال اٹینڈ نہیں کر سکا۔

صائم تو فون ہی نہیں اٹھا رہے۔اندر چل کر دیکھتی ہوں۔۔۔انابیہ کہتی ہوٹل کے

اندر چل دی۔۔۔۔۔

روم نمبر 305 کے سامنے رُکتے اُسنے دروازہ ناک کیا لیکن دروازہ پہلے سے ہی کھلا ہوا تھا وہ چلتی اندر آئی تو اُسے سامنے ڈبل سائز بیڈ لگا ہوا نظر آیا اور بیڈ کے پاس بنی

کھڑکی کے ساتھ وہ کھڑا تھا۔انابیہ یہاں سے اُسکا چہرہ نہیں دیکھ پائیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صائم اپنے مجھے یہاں کیوں بلایا ہے۔۔۔۔۔انابیہ نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔

اہ!!!!!آپ کون ہے؟؟؟؟اس شخص نے انابیہ کی جانب اپنا چہرہ کیا تو وہ صائم نہیں تھا کوئی 28 یا 29 سالہ شخص تھا۔انابیہ نے اُسے دیکھتے ہوئے چونک کر پوچھا۔۔۔

یہ سوال تو مجھے آپ سے کرنا چاہیے مس آپ یہاں میرے روم میں کیا کر رہی ہے۔۔۔۔وہ شخص انابیہ کے پاس اتے ہوئے بولا جبکہ اس روم میں لگے کمرے

سے یہاں کا منظر دور بیٹھا شخص مسکراتے ہوئے اپنے لیپٹاپ پر دیکھ رہا تھا۔

میں یہاں۔۔۔مجھے یہاں میرے شوہر نے بلایا ہے آپ شاید غلطی سے اس روم میں آ گئے ہیں۔۔۔۔۔انابیہ نے اُسے شخص سے کہا۔

مس میں اس کمرے میں پچھلے ایک ہفتے سے رکا ہوا ہوں اور مزید 3 دن میں یہی رہو گا اگر آپکو یقین نہیں ہے تو آپ میری بکنگ چیک کر سکتی ہے۔۔۔۔۔۔۔اس شخص کے کہنے پر انابیہ نے دوبارہ سے صائم کو کال ملائی لیکن اس دفعہ بھی وہ فون نہیں اٹھا رہا تھا۔۔۔۔۔

شائد کوئی misunderstanding ہو گئی ہے۔ آپکے روم کا دروازہ بھی کھلا تھا تو مجھے لگا شائد اندر میرے شوہر ہے۔۔۔

I am sorry۔۔۔

انابیہ معذرت کرتی باہر نکلنے ہی والی تھی لیکن اُسے پہلے ہی اس شخص نے اپنے پاؤں انابیہ کے پاؤں میں اتنی بری طرح الجھائے کے وہ سیدھی بیڈ کے اوپر جا

گری۔۔۔۔

اوہ!!!! سوری۔۔۔وہ شخص کہتا انابیہ کا ہاتھ پکڑتا اُسے اٹھانے

لگا۔۔۔۔۔جبکہ سکرین کے اس پار بیٹھا شخص مسکراتا ہوا اس لمحے کی سکرین

شاٹ لے رہا تھا۔۔۔

چھوڑے میرا ہاتھ انابیہ کہتی فوراً باہر بھاگی تھی۔۔۔۔۔اج کہ دن نجانے کیوں یہ

ہونا تھا اور صائم نے مجھے کال کر کے کیوں نہیں کہا۔۔۔۔۔

وہ ہوٹل سے باہر نکلی تو اُسے ہانیہ کی کال انے لگی۔۔۔۔۔

آپی آپ کہا میں میں ابھی پارلر پہنچی ہوں تو پتہ لگا آپ ائی نہیں ابھی تک کہاں رہ گئی

ہے آپ گھر سے تو کب کی نکلی ہے۔۔۔۔ہانیہ کے پوچھنے پر اُسنے فون کان سے

ہٹاتے ہوئے ٹائم دیکھا تو 5:45 ہو رہے تھے۔۔۔۔

ہاں ہانیہ مجھے راستے سے کچھ لینا تھا بس پُہنچ رہی ہوں۔۔۔انابیہ نے کہتے فون بند

کیا اور اپنی گاڑی میں کا بیٹھی۔۔۔۔

انابیہ بی بی میرے پاس آپکا نمبر نہیں تھا آپکے جاتے ہی صائم صاحب کی کال ائی تھی کہ وہ busy ہے اس لیے آپکو سیدھا پارلر ہی لے جاؤ۔۔۔ڈرائیور نے انابیہ کو اطلاع دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

صائم نے آپکو کال کی۔ لیکن وہ میری کال اٹینڈ کیوں نہیں کر رہے۔۔۔انابیہ نے اپنے سر کو مسلتے ہوئے کہا اُسکا سر اس وقت شدید درد کر رہا تھا۔۔۔۔

انابیہ آپی کتنا ٹائم لگا دیا اپنے انے میں۔۔۔اور اپکے چہرے کو کیا ہوا گھر سے نکلتے وقت تو بلکل ٹھیک تھا۔۔۔ہانیہ نے انابیہ سے پوچھا جو ابھی ابھی پارلر پہنچی تھی۔۔۔

کچھ نہیں ہوا میرے چہرے کو بس اچانک سر درد ہو رہا ہے۔۔۔۔۔انابیہ کہتی اپنا ڈریس چینج کرنے چلی گئی جب کہ اس وقت بھی اسکے دل و دماغ میں کچھ دیر پہلے ہونے والا

واقعہ ہی گھوم رہا تھا۔

دروازہ کھلنے کی آواز کے ساتھ وہی ہوٹل روم والا شخص اندر داخل ہوا۔ یہ شاید کسی کا آفس کیبن تھا۔ ہر طرف اس وقت اندھیرا تھا۔ صرف سامنے چیئر پر بیٹھے شخص کے چہرے پر ہلکی سی لیپ ٹاپ کی روشنی پڑ رہی تھی جو وہ اپنے سامنے رکھے ہوئے تھا۔ وہ شخص اسکی آنکھیں کچھ جانی پہچانی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اؤ آصف!!!! تمنے اج مجھے بہت خوش کیا۔۔۔۔۔ چیئر پر بیٹھا شخص ابھی تک لیپ ٹاپ سامنے رکھے ہوٹل روم میں لیے گئی انابیہ کی پکس دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

میں تمہارے کام سے کافی مطمئن ہوں آصف۔ لیکن یاد رہے کل کے بعد مجھے تم

اس شہر میں تو کیا کچھ دیر کے لیے اس ملک میں بھی نظر نہ اؤ۔۔۔۔۔۔۔آصف نے سر ہلایا۔

سر میں نے بکنگ میں بھی صرف اج کی details ہی لکھوائی ہے اگر کوئی ہوٹل سے میری انفارمیشن بھی نکلواتا ہے تو اُنھیں یہی معلوم ہو گا کہ میں نے روم صرف اج کے لیے ہی بک کروایا تھا۔۔۔۔آصف نے سامنے بیٹھے شخص کو آگاہ کیا۔

اسکی بات سنتے ہی وہ زور زور سے ہسنے لگا۔اس شخص کی آواز بھی کچھ جانی پہچانی تھی۔

اُسنے ہستے ہوئے ایک بیگ آصف کی جانب اچھال دیا جو اُسنے کیچ کر لیا تھا۔۔۔۔۔

تمہارا انعام میری طرف سے۔۔۔۔۔۔اس شخص نے ہستے ہوئے کہا تو آصف نے وہ بیگ کھول کر دیکھا تو اس میں بُہت سارا کیش تھا۔۔۔۔۔

بُہت شکریہ سر۔۔۔۔آصف نے ہستے ہوئے اس شخص کا شکریہ ادا کیا۔۔۔۔

باقی کی رقم کل کے کام کے بعد۔۔۔اب میں نکلتا ہوں مجھے ریڈی بھی ہونا ہے۔۔۔آفٹر آل آج مہندی ہے میری۔۔۔صائم نے اٹھتے ہوئے اپنا رخ آصف کی طرف کیا۔اسکے چہرے پر اج ایک عجیب قسم کی مسکراہٹ تھی اپنا انتقام پورا ہو جانے کی مسکراہٹ یا شاید بدلہ لے لینے کی مسکراہٹ۔۔۔وہ کہتا باہر کی جانب چل دیا۔اج sunday ہونے کی وجہ سے آفس میں چھٹی تھی اس لیے وہاں کوئی بھی نہیں تھا وہ مسکراتا ہوا آفس سے باہر نکل گیا۔

چلے ابو آپ اب یہ سیب کھائے۔۔۔۔۔دانین اکرم صاحب کے آگے پلیٹ کرتی ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔

بیٹا نہ جانے تم کن کن مشکلوں سے گزر کر اتنا پیسہ لا رہی ہو میں بُہت پریشان ہوں

تمہارے لیے۔۔۔۔۔۔اکرم صاحب نے فکر مند ہوتے ہوئے کہا۔

ابو آپ پریشان مت ہو۔میں نے کمپنی سے لون مانگا تھا لیکن میرے بوس بُہت اچھے ہے اُنھیں نے مجھے بغیر کسی لمٹ کے یہ پیسے دیے ہے اور کہا ہے کہ میں آپکا علاج کرواؤ۔۔۔میں دن رات محنت کروگی ابو اور اُنھیں سارے پیسے واپس کردو گی۔بس آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائے۔۔۔۔۔۔۔دانین اکرم صاحب کے گلے لگتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔۔۔

اللہ اس بچے کو صحت دے۔بیٹا میرا سلام بھی کہنا اُسے۔۔۔۔اکرم صاحب نے دانین سے کہا تو وہ سر ہلا گئی۔

میرا کیا بھروسہ ہے بیٹا کب چلا جاؤ بس میری ایک ہی

خواہش ہے کہ جانے سے پہلے تمہیں تمہارے گھر کا کردو۔۔۔۔۔اکرم صاحب نے روتے ہوئے کہہ۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ابو کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ۔۔۔۔۔۔۔اللہ آپکو صحت دے میں آپکو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤگی۔۔۔۔۔۔دانین نے انکے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تو وہ ہنس دیے۔۔۔۔۔۔

اللہ تمہارے نصیب اچھے کرے بیٹا میری تو یہی دعا ہے۔۔۔۔۔اکرم صاحب نے اُسے پیار سے بوسا دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اب آپ باقی سب باتیں چھوڑے اور سیب کھائے پھر اپنے دوائی بھی کھانی ہیں۔۔۔۔دانین کہتی اُنھیں سیب کھلانے لگی۔

www.novelsclubb.com

کہاں تھے تم صائم کتنی دیر کر دی ہے تمنے۔۔۔۔مریم بیگم نے صائم کو اندر آتے دیکھ غصے میں کہا۔

ماما ایک ضروری کام تھا۔بس ابھی ریڈی ہو کر آیا۔۔۔وہ کہتا اپنے کمرے میں چل دیا۔۔۔۔اور کچھ دیر بعد بلکل تیار نیچے اُترا۔۔۔اُسنے ڈارک گرین کلر کی شلوار قمیض کے ساتھ اُسی رنگ کی ویسٹکوٹ پہنی ہوئی تھی۔۔۔۔صائم کے اتے ہی وہ ہال کے لیے نکل گئے تھے جہاں پہلے سے ہی سب موجود تھے۔

صائم اسٹیج پر بیٹھا اُسے اتا ہوا دیکھ رہا تھا جو پھولوں کی چادر کے سائے میں اسکی جانب ہی آرہی تھی۔انابیہ نے اج ڈارک گرین کلر کا گرارا پہنا ہوا تھا ڈوپٹے کو سلیقے سے سیٹ کیا ہوا تھا بالوں کو کھلا چھوڑے دونوں کندھوں پر ڈالا ہوا تھا۔وہ اس مہندی کے جوڑے میں بُہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

صائم نے آگے بڑھ کر اُسکا ہاتھ تھاما اور اُسے اپنے ساتھ اسٹیج پر بٹھا لیا۔

بُہت خوبصورت لگ رہی ہو انابیہ۔۔۔۔۔۔۔صائم نے انابیہ کو دیکھتے ہوئے کہا تو کو مسکرا دی۔

www.novelsclubb.com

صائم ویسے آپکو جو بھی بات کہنی تھی مُجھسے کہنا چاہیے تھا اپنے ڈرائیور انکل کو کیوں کہا۔۔۔انابیہ نے صائم کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

کیسی بات انابیہ؟؟؟؟؟صائم نے انجان بنتے ہوئے کہا۔۔

اپنے مجھے ہوٹل میں کیوں بلایا تھا صائم؟؟؟؟انابیہ نے سوالیہ نظروں سے صائم کو دیکھا اُسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہو رہا تھا۔

میں نے تمھیں کہیں بھی نہیں بلایا تھا انابیہ۔اگر مجھے تمسے ملنا ہوتا تو میں گھر آجاتا یا تمھیں کال کر لیتا۔۔۔صائم نے انابیہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

صائم وہ۔۔۔۔انابیہ کہتی کہتی رکی۔

کیا ہوا انابیہ کیا کچھ ہوا ہے؟؟؟صائم نے انابیہ کو جانچنا چاہا۔

نہیں۔۔۔کچھ بھی نہیں ہوا۔۔۔۔میں بس آپکو یونہی کہہ رہی تھی۔انابیہ نے اپنا ڈر چھپاتے ہوئے کہا۔

کیا بات ہے انابیہ تم اتنی پریشان کیوں ہو؟؟؟صائم نے انابیہ کو دیکھتے ہوئے سوال

کیا جو نروس سی اسکے سامنے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

نہیں صائم کوئی پریشانی نہیں ہے۔۔۔انابیہ نے چہرے پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ماشاءاللہ خوش رکھے میرے بچوں کو۔۔۔۔مریم بیگم اسٹیج پر آتی رسم شروع کرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔اُنکے بعد باقی سب نے بھی رسم پوری کی۔۔۔۔۔

صائم نے ٹائم دیکھا تو 12 بجنے ہی والے تھے۔تقریب بھی

تقریباً ختم ہو چکی تھی۔وہ چلتا ہوا یاسر صاحب کے پاس آیا۔

بڑے پاپا میں نے انابیہ کے لیے سرپرائز پلان کیا ہوا ہے اگر آپکی اجازت ہو تو میں اُسے ایک گھنٹے کے لیے باہر لے جاؤ۔۔۔۔میں وعدہ کرتا ہوں ٹائم سے واپس آجائیں گے ہم۔۔۔۔۔۔صائم نے اپنی بات پوری کر کے یاسر صاحب کو دیکھا۔

بیٹا اس وقت جانا مناسب تو نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بڑے پاپا صرف ایک گھنٹے میں ہم واپس آجائے گی پلز۔۔۔۔۔صائم کی التجا کرنے پر انہوں نی حامی بھری تو وہ انابیہ کو لیتا باہر چلا گیا۔

میں اج بہت خوش ہوں صائم۔۔۔۔انابیہ نے صائم کو دیکھتے ہوئے کہا جو ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔۔

میں بھی اج بہت خوش ہوں انابیہ۔۔۔۔صائم نے مسکراتے ہوئے انابیہ کے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے۔۔۔۔۔

اپنی منزل پر پہنچتے صائم نے انابیہ کو باہر نکلتا دیکھ اسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔۔۔

صائم!!!! مجھے کچھ نظر نہیں آرہا گر جاؤ گی میں اوپر سے یہ ڈریس کتنا ہیوی ہے اپ ہاتھ ہٹائے۔۔۔۔انابیہ نے اپنے ہاتھ صائم کے ہاتھوں پر رکھتے ہوئے کہا۔

میں تمہیں نہیں گرنے دوگا۔تم صرف سیدھا چلو۔۔۔۔۔صائم انابیہ کو ساتھ لیتا اندر کی جانب چل دیا۔یہ ایک کیفے کا بیرونِ حصہ تھا جسے بہت خوبصورتی سے سجایا

www.novelsclubb.com

گیا تھا۔رات ہونے کے باوجود یہاں بُہت سے لوگ اپنے اپنے آرڈرز کا ویٹ کر رہے تھے۔۔۔۔وہ اُسے لیتا اس جانب آ گیا جہاں ڈیکوریشن کی گئی تھی۔۔۔۔صائم نے اپنا فون نکال کر ٹائم دیکھا تو 12 بج چکے تھے۔

Happy birthday Anabiya!!!!!!

صائم نے انابیہ کی آنکھوں سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے اُسے وش کیا۔۔

انابیہ نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو سامنے ایک ٹیبل کے اوپر کیک رکھا گیا تھا۔اور پیچھے بُہت ہی خوبصورت سی ڈیکوریشن کی گئی تھی۔

Wow!!!!

صائم یہ سب بُہت خوبصورت ہے۔مجھے بُہت پسند آیا۔۔۔۔۔انابیہ صائم کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی جب صائم اُسکا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھا۔۔۔۔۔

چلو اب کیک کاٹو جلدی سے۔۔۔۔۔۔صائم نے اُسے نائف پکڑاتے ہوئے

کہا۔۔۔اور انابیہ نے خوشی خوشی کیک کٹ کیا۔۔۔۔۔اور صائم کے منہ میں کیک ڈال دیا۔

یہ لو تمہارا گفٹ۔۔۔۔صائم نے پاکٹ سے ایک باکس نکال کر انابیہ کی جانب کیا۔۔۔

انابیہ نے کھول کر دیکھا تو اس میں ایک خوبصورت سی بریسلیٹ تھی۔صائم نے وہ بریسلیٹ انابیہ کی کلائی میں باندھ دی جہاں پہلے سے ہی بُہت ساری چوریاں سجی ہوئی تھی۔

!!!!!!!Thank you Saim

انابیہ نے بریسلیٹ دیکھتے ہوئے صائم کو کہا۔۔۔

ابھی تو کل تمہارے لیے ایک اور سرپرائز ہے۔۔۔۔۔۔صائم نے مسکراتے ہوئے انابیہ کے کان کے پاس جھکتے ہوئے کہا۔

وہ کیا؟؟؟؟انابیہ نے ایکسیٹڈ ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

وہ میں کل بتاؤں گا ابھی پہلے کھانا کھا لیتے ہیں بارے پاپا نے صرف ایک گھنٹے کا ٹائم دیا ہے۔۔۔۔۔وہ کہتا ویٹر کو آرڈر دینے لگا۔

انابیہ اس وقت اپنے بیڈ پر بیٹھی تھی۔صائم اُسے تھوڑی دیر پہلے ہی گھر ڈراپ کر کے گیا تھا۔وہ فرش ہو کر اس وقت اپنے بیڈ پر بیٹھی صبح ہونے والا واقعہ کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

لگتا ہے ڈرائیور انکل کو کوئی غلطی ہو گئی ہو گی۔کل اُنسے پوچھ کر سب کلیئر کر لو گی۔۔۔۔۔انابیہ کہتی سونے کے لیے لیٹ گئی تھکاوٹ کی وجہ سے وہ بُہت جلدی ہی نیند کی وادیوں میں اُتر چکی تھی۔

صائم مریم بیگم کے کمرے میں آیا تو وہ بیڈ پر بیٹھی ہنہ کی تصویر پکڑے رو رہی تھی۔۔۔

ماما کیا ہوا آپکو آپ رو کیوں رہی ہے؟؟؟؟؟ صائم نے اُنھیں روتا دیکھ پوچھا۔۔۔۔۔۔

اج تمہارے پاپا اور ہنہ ہوتے تو وہ کتنے خوش ہوتے صائم۔۔۔ ہنہ کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہ ہوتا وہ بُہت خوش ہوتی تمہاری شادی پر صائم۔۔۔۔۔۔ مریم بیگم نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تو صائم نے اُنھیں اپنے ساتھ لگا لیا۔۔۔

ماما آپ روئے نہیں آپی جہاں بھی ہو گی خوش ہو گی۔۔۔۔۔ صائم نے اُنھیں تسلی دیتے ہوئے کہا اور اُنھیں میڈیسن دیتا پاس پڑے صوفے پر بیٹھ گیا جو تصویر کچھ دیر پہلے مریم بیگم کے ہاتھ میں تھی اب وہ اُسنے پکڑ رکھی تھی۔ اُسنے سر اٹھا کر مریم بیگم کو دیکھا تو وہ آنکھیں بند کرتی نیند کی وادیوں میں اُتر رہی تھی۔ صائم کی آنکھوں سے ایک آنسو ٹوٹ کر اسکے ہاتھ میں پکڑی تصویر پر جا گرا وہ ایک 24 سالہ لڑکی کی

تصویر تھی۔ ہنہ اس تصویر میں اپنے چہرے پر ہاتھ

رکھے مسکرا رہی تھی۔۔ وہ بہت خوبصورت تھی۔ صائم کی آنکھوں کے سامنے 12 سال پہلے والا واقعہ گردش کرنے لگا۔۔۔۔

ماضی:

--

--

--

بڑے پاپا آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں پلز میں اُسے بہت پسند کرتی ہوں۔ میں کسی اور سے شادی نہیں کروگی۔۔۔ 24 سالہ ہنہ یاسر صاحب کے سامنے کھڑی اُنکے فیصلے سے انکار کر رہی تھی۔ جبکہ آسیہ بیگم اور مریم بیگم بلکل خاموش تھی۔ 16 سالہ صائم بھی وہاں موجود یہ سب دیکھ رہا تھا۔ جبکہ باقی بچے باہر کھیلنے میں مصروف

www.novelsclubb.com

تھے۔

ہنہ میں نے اپنا فیصلہ سنا دیا ہے۔میں تمہاری شادی اس لڑکے سے ہر گز نہیں کرو گا۔نہ اُسکا کوئی اسٹیٹس ہے۔نہ ہی وہ ہماری فیملی میں رشتہِ کرنے کے قابل ہے۔تمہارے کہنے پر صرف تمہارے کہنے پر میں اسکے گھر گیا تھا۔لیکن مجھے وہ کہیں سے بھی تمہارے لائق نہیں لگا۔۔۔۔۔یاسر صاحب نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

بڑے پاپا پلزایسامت کرے میں مر جاؤ گی۔پلز میرے ساتھ اتنی بری ذیادتی نہ کرے۔۔۔۔ہنہ یاسر صاحب کے سامنے اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھی ہاتھ جوڑ کر کہہ رہی تھی۔۔۔

تم جیسی لڑکی جسے اپنے گھر والوں کی اور اپنی عزت کا خیال نہیں اُسے مر ہی جانا چاہیے ہنہ۔تمہارے اس طرح ہاتھ جوڑنے سے میرا فیصلہ نہیں بدلے گا۔۔۔یاسر صاحب کے کہنے پر ہنہ اُنکے سامنے کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔۔

آپ میری شادی اپنے دوست کے بیٹے سے صرف اس لیے کروانا چاہتے ہیں کیوں کہ آپکو اس سے کاروبار میں بُہت فائدہ ہو گا۔ آپ صرف اپنے فائدے کے لیے مجھے استعمال کر رہے ہیں۔۔۔۔ ہنہ کے کہنے پر یاسر صاحب نے ایک زوردار تھپڑ اسکے چہرے پر دے مارا۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے آپکو جوان بیٹی پر ہاتھ اٹھا رہے ہیں۔۔۔۔۔ آسیہ بیگم نے آگے بڑھتے ہوئے یاسر صاحب کو کہا۔

مریم اسے سمجھا دو اسکی شادی اس لڑکے سے کبھی نہیں ہو گی۔۔۔۔۔ اگلے ہفتے اسکے نکاح کی ڈیٹ فکس کی ہے میں نے اپنے دوست کے بیٹے کے ساتھ اور یہی میرا آخری فیصلہ ہے۔۔۔۔۔۔ یاسر صاحب کہتے وہاں سے چلے گئے جب آسیہ بیگم اور مریم بیگم ہنہ کے پاس گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا تمہارے بڑے پاپا نے تمہارے لیے بہتر سوچا ہے۔ اس لیے اپنی ضد چھوڑ

دو۔۔۔۔آسیہ بیگم نے اسے پیار سے سمجھایا۔۔

بڑی ماما اگر میری جگہ آپکی بیٹی ہوتی تو بھی آپ یہی کہے گی۔۔۔۔۔نہیں تب آپ یہ بلکل نہ کہتی تب آپ وہی کرتی جو آپکی بیٹی آپکو کہتی اگر اج میرے بابا ہوتے تو مجھے آپ سب کے سامنے ایسے گر گرا کر اپنی محبت کی بھیک نہیں مانگنی پڑتی۔لیکن میری بھی ایک بات آپ سب کان کھول کر سن لے میں یہ شادی کبھی نہیں کرو گی۔۔۔۔۔۔۔ہنہ کہتی فوراً اپنے کمرے میں بھاگی تھی۔۔۔۔

صائم جو پاس کھڑا سب دیکھ رہا تھا اپنے آنسو صاف کرتا ہنہ کے پیچھے چل دیا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آپی آپ کیوں رو رہی ہے؟؟؟؟؟آپکو بڑے پاپا نے مارا ہے اس لیے۔۔۔۔۔۔۔صائم ہنہ کے پاس بیٹھتا ہوا بولا تو ہنہ نے اُسے اپنے گلے سے لگا لیا۔۔۔۔۔۔۔

صائم میری بات یاد رکھنا بڑے پاپا نے مجھے بُہت تکلیف پہنچائی ہے۔انہوں نے اپنے فائدے کے لیے مُجھسے میری سب سے عزیز چیز چھین لی ہے۔میں اُنھیں کبھی معاف نہیں کرو گی۔۔۔۔۔تم اُنسے ضرور بدلہ لینا صائم۔۔۔۔۔۔انکی جان سے عزیز شخص کو اتنی ہی تکلیف پُہنچانا جتنی انہوں نے مجھے پہنچائی ہے۔اور ماما کو ہمیشہ خوش رکھنا۔وعدہ کرو مُجھسے۔۔۔۔۔ہنہ نے کہتے اپنا ہاتھ آگے کیا تو صائم نے اپنی آنسو سے بھری آنکھیں اٹھا کر ہنہ کو دیکھا۔

آپی آپ ایسی باتیں کیوں کر رہی ہے۔مجھے بُہت ڈر لگ رہا ہے جب پاپا مجھے چھوڑ کر گئے تھے تب انہوں نے بھی مُجھسے ایسے ہی وعدہ لیا تھا کے میں آپکا اور ماما کا خیال رکھو۔۔۔۔۔صائم نے روتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تم اپنی بہن سے وعدہ نہیں کرو گے صائم۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہنہ نے اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔تو صائم نے سر ہلا دیا۔

میں وعدہ کرتا ہوں آپی ماما کا خیال رکھو گا اور اپنے ایک ایک آنسو کا بدلہ لو

گا۔۔۔۔۔۔صائم کہتا ہنہ سے لپٹ گیا۔۔۔۔۔

میری جان!!!!آپی تمسے بہت پیار کرتی ہے۔اب تم جاؤ میں بہت تھک گئی ہوئے اس لیے اب میں سونا چاہتی ہوں۔۔۔ہنہ نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تو صائم چپ چاپ کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔۔

رات میں جب مریم بیگم ہنہ کے کمرے میں گئی تو بہت دیر ہو چکی تھی۔اُنکے سامنے ہنہ کا بے جان جسم پڑا ہوا تھا۔اُسنے اپنی نبض کاٹ لی تھی۔نا جانے وہ کب سے اس حال میں تھی۔

www.novelsclubb.com

ہنہ!!!!!!

اُنکی چیختی ہوئی آواز نے پورے مرزا منشن کی در و دیوار کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔۔۔اُنکے آواز سنتے ہی سب ہنہ کے کمرے کی جانب لپکے تھے۔لیکن اب پیچھے پچھتاوے کے کچھ باقی نہ رہا تھا۔صائم کے ذہن میں ہنہ کی باتیں اس قدر بیٹھ گئی تھی کہ وہ اسکی

موت کا ذمے دار یاسر صاحب کو ٹھہراتا تھا۔۔۔۔

حال:::

--

--

--

صائم کی آنکھوں سے آنسو زار و قطار بہہ رہے تھے۔۔۔۔اُسنے اپنے آنسو صاف کیے اور اپنی ماں کو دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

ماما میں اپنی بہن کی موت کا بدلہ ضرور لوگا۔میں جانتا ہوں اگر آپ اس بارے میں کچھ بھی جان گئی تو آپ کبھی مجھے کچھ غلط نہیں کرنے دے گی۔ لیکن میں اپنی بہن سے کیا ہوا وعدہ ضرور پورا کروگا۔میں یاسر مرزا کی جان عزیز بیٹی کو اتنی تکلیف دوگا جتنی اُن کی وجہ سے میری آپی کو اٹھانی پڑی۔۔۔۔صائم مریم بیگم کو دیکھتے ہوئے بولا جو اس وقت سو چکی تھی اور پھر اپنے کمرے میں چلا گیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ماما آپکی طبیعت مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی تھی اس لیے میں آپکے لیے دودھ اور یہ

میڈیسن لایا ہوں جلدی سے کھائے۔۔۔۔صائم نے مریم بیگم کے آگے دودھ

کی ٹرے کرتے ہوئے کہا جس کے ساتھ میڈیسن بھی پڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

بیٹا اس وقت کونسی میڈیسن؟؟؟؟؟ مریم بیگم نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا جو اس

وقت اپنے کمرے میں جویلری نکالے

بیٹھی تھی صائم کی برات رات میں تھی۔۔۔

ماما آپ لے تو سہی آپکی ساری تھکاوٹ دور ہو جائے گی اور پھر آپکو واج ایکٹو بھی تو

رہنا ہے۔۔۔صائم کے کہنے پر انہوں نے مسکراتے ہوئے میڈیسن کھا

لی۔۔۔۔ لیکن کچھ دیر بعد ہی اُنھیں چکرانے لگے۔

اہ!!!! وہ اپنا سر تھامتی وہی بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔ مجھے اتنے چکر کیوں آرہے ہیں بُہت نیند آرہی ہے۔۔۔۔ مریم بیگم نے صائم کو دیکھتے ہوئے کہا جو اُنکی جانب ہی آرہا تھا۔

ماما میں آپکو کہہ تو رہا تھا کے آپکی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی چھوڑے یہ سب اور تھوڑی دیر سو جائے۔۔۔۔۔ صائم نے کہتے ہوئے اُنھیں بیڈ پر لٹا دیا۔۔اور دوائیوں کے زیر اثر وہ جلد ہی سو گئی۔۔۔۔۔ صائم اُنکے پاس بیٹھا انکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے گیا۔۔۔۔۔ آئی ایم سوری ماما اگر میں آپکو نیند کی دوائی نہ دیتا تو آپ مجھے وہ کبھی نہ کرنے دیتی جو میں کرنے جا رہا ہوں میں جانتا ہوں آپکو بُہت تکلیف ہو گی میرے اس قدم سے لیکن میں اپنی آپی سے کیا ہوا وعدہ پورا کرنا چاہتا ہوں۔ وہ بھی اپنی زندگی جینا چاہتی تھی لیکن بڑے پاپا نے تو آپی سے جینے کا حق ہی چھین لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ کہتا ہوا اٹھا اور سعد کو کال کرنے لگا۔۔۔۔

ہیلو سعد یار تم لوگ بڑے پاپا کے ساتھ ہال میں ہی ہمارا انتظار کرنا میں نے برات کے لیے کسی کو انوایٹ نہیں کیا تو تم لوگ بھی وہی سے ہمیں جوائن کر لینا بڑے پاپا کو ضرورت ہو گی تمہاری۔۔۔۔۔۔۔۔۔صائم کے کہنے پر سعد نے او کے کہتے فون بند کر دیا۔اور صائم مریم بیگم کے پاس ہی بیٹھ گیا۔

----

www.novelsclubb.com

انابیہ ہانیہ اور ہادیہ کے ساتھ چلتے ہوئے برائیڈل روم میں ائی تو سامنے ہی یاسر صاحب اور آسیہ بیگم بیٹھی ہوئی تھی۔

انابیہ نے آج ریڈ کلر کی لونگ قمیض کے ساتھ لہنگا پہنا ہوا تھا۔دوپٹہ سلیقے سے سیٹ کیا ہوا تھا۔کانوں میں ریڈ کلر کے جھمکے پہنے ہوئے تھے جبکہ ماتھے پر بندیاں

کے ساتھ اج جھومر بھی لگایا گیا تھا۔گلے میں ریڈ کلر کا چوکّڑ پہنا ہوا تھا۔اسکی اٹھی ہوئی ناک میں اج نتھلی چمک رہی تھی۔بالوں کا جوڑا بنائیں برائیڈل میک آپ میں اج اُسے بہت روپ آیا تھا۔

ماشاءاللہ!!!!انابیہ کے اندر اتے ہی یاسر صاحب نے اُسے اپنے ساتھ لگایا تو آسیہ بیگم بھی آنکھوں میں آنسو لیتی اُنکے پاس ائی۔۔۔۔۔

بُہت پیاری لگ رہی ہے میری بیٹی۔۔۔۔آسیہ بیگم نے انابیہ کو کہتے ہوئے اسکے آنسو صاف کیے۔۔۔۔۔۔

ماما بابا آپی آپ سب روتو مت۔ورنہ مجھے بھی رونا آجائے گا۔۔۔ہانیہ نے اپنے فرضی آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تو وہاں پر موجود سب لوگ ہنسنے لگے۔۔۔۔

انابیہ بیٹا تم اپنا فوٹو شوت کروالو میں باقی کے انتظام دیکھلو یاسر صاحب کہتے باہر کی جانب چل دیئے۔

برات کا ٹائم رات کے 8 بجے تھا جبکہ اب گھڑی 9 بجا رہی تھی اور وہ مریم بیگم کے سامنے ہی بیٹھا ہوا تھا۔ مریم بیگم ابھی تک سو رہی تھی۔ صائم کے پاس پڑا موبائل کب سے بج رہا تھا جو وہ اٹھا ہی نہیں رہا تھا۔۔۔ گھڑی پر نظر ڈالتا وہ اٹھ کھڑا ہوا اور نیچے کی جانب چل دیا۔

میرے انے تک ماما کے پاس رہنا اور اگر وہ اٹھ گئی تو فوراً مجھے فون کرنا۔۔۔۔۔ وہ ملازمہ کو حکم دیتا باہر کی جانب چل

دیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں باہر دیکھ کراتی ہوں برات کہاں تک پہنچی۔۔۔۔۔ہادیہ آسیہ بیگم کو لیتی باہر چلی گئی۔۔۔۔۔۔

کیا بات ہے آپی آپ پریشان کیوں لگ رہی ہے۔۔۔۔ہانیہ نے انابیہ کو اپنے ہاتھ مسلتے ہوئے دیکھا تو اسکے پاس آکر بیٹھ گئی۔

انابیہ کو اج ڈرائیور سے ملنے کا موقع ہی نہیں ملا کیوں کہ اج حنان اس خود ڈراپ کر کے گیا تھا اور خود ہی پک کیا تھا۔

نہیں بس میں نروس ہو رہی ہوں۔۔۔۔انابیہ نے مسکراتے ہوئے کہا جبکہ اسکی سانس پھول رہی تھی۔۔۔۔۔

آپی آپکی تو سانس بھی پھول رہی ہے۔آپ یہ پمپ یوز کرے۔۔۔۔۔ہانیہ نے انابیہ کے بیگ سے پمپ لیتے ہوئے اُسے پکڑایا۔۔۔۔

آپی آپکی طبیعت زیادہ خراب ہو رہی ہے کیا؟؟؟میں بابا کو بلاؤ۔۔۔۔۔ہانیہ نے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

انابیہ کو زور زور سے سانس لیتے دیکھ پریشانی سے پوچھا۔۔۔۔۔

ہانیہ میں ٹھیک ہوں بس پتہ نہیں کیوں دل بُہت گھبرا رہا ہے میرا۔۔۔۔۔۔انابیہ نے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ابھی تک برات نہیں ائی۔۔۔آسیہ بیگم نے یاسر صاحب کے پاس اتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

پتہ نہیں نہ مریم فون اٹھا رہی ہے اور نہ ہی صائم۔۔۔۔یاسر صاحب نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔۔

ماموں مجھے بھی اُسنے صبح کال کرکے کہا تھا کہ میں ہال سے ہی اُسے جوائن کرلو اس کے بعد سے وہ میری بھی کوئی کال اٹینڈ نہیں کر رہا۔۔۔سعد نے یاسر صاحب کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

بیٹا تم اور حنان جاؤ اور ذرا پتہ کرکے اؤ کے سب خیریت تو ہے۔مجھے تو اب پریشانی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔یاسر صاحب کے کہنے پر وہ دونوں سر ہلاتے باہر کی جانب جانے لگے تھے جب وہ سامنے سے چلتا ہوا اُنکے پاس ہی آ رہا تھا۔

وہ اس وقت سادہ سے حلیے میں تھا اُسے دیکھ کر سب کی پریشانی میں مزید اضافہ ہوا۔۔۔

صائم بیٹا کیا ہوا ہے سب خیریت ہے؟؟ تم یہاں ایسے اور باقی سب کہاں ہے مریم کہاں ہے۔۔۔۔یاسر صاحب نے آگے بڑھتے ہوئے صائم سے پوچھا۔ جسنے کچھ کہے بغیر اپنے ہاتھ میں پکڑا لفافہ اُنکے سامنے کیا۔۔۔۔

یہ کیا ہے صائم؟؟؟؟ یاسر صاحب نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا اور پھر اس سے وہ لفافہ لیتے ہوئے اُسے کھولنے لگے۔۔۔۔

اس لفافے میں موجود تصویریں دیکھ یاسر صاحب کی آنکھیں غصے سے بھر گئی اُس میں کل کے واقعے کی تصویریں تھی جنھیں مزید ایڈٹ کر کے غلط رخ دیا گیا تھا یوں جیسے انابیہ بیڈ پر گری ہوئی ہے اور وہ شخص اسکے اوپر جھکا ہوا ہے۔۔۔۔

یہ کیا باکواس ہے صائم۔۔۔۔۔۔یاسر صاحب نے غصے میں اتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

یہ بات آپکو اپنی بیٹی سے پوچھنی چاہیے بڑے پاپا۔۔۔۔۔صائم نے انکو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں صائم یہ تصویریں جھوٹی ہے۔۔۔میری انابیہ ایسا کچھ نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔یاسر صاحب کے کہنے پر آسیہ بیگم نے آگے بڑھتے ہوئے وہ تصویریں دیکھی تو وہ بھی بے یقینی سے سر نفی میں ہلاتی وہاں بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

کیا ہو رہا ہے ماما کیا ہے ان تصویروں میں۔۔۔حنان نے آگے بڑھتے ہوئے وہ تصویریں آسیہ بیگم سے کھینچ لی۔۔۔۔۔

یہ کس قسم کی بے ہودہ حرکت ہے صائم۔۔۔۔۔۔حنان نے صائم کا کالر پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

یہ بیہودہ حرکت میں نے نہیں تمہاری بہن نے کی ہے حنان۔ کہاں ہے انابیہ اُسے

لاؤ میرے سامنے میں اُسے خود پوچھے گا اخر میں نے ایسا کونسا گناہ کیا تھا جو اسکی سزا اُسنے مجھے دی ہے۔۔ میرے نکاح میں ہوتے ہوئے وہ کسی غیر مرد کے ساتھ اس ہوٹل روم میں کیا کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔صائم نے حنان کو دھکا دیتے ہوئے کہا جبکہ صائم کی بات سن کر حنان نے بھی اسکے چہرے پر تھپڑ دے مارا۔۔۔۔۔۔

یہ باہر سے کیسی آوازیں آرہی ہے۔۔۔۔انابیہ کہتے باہر کی جانب بھاگی جبکہ ہانیہ بیچاری اُسے روکتی ہی رہ گئی۔

بس کردو تم دونوں۔۔۔پاگل ہو گئے ہو کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔انابیہ اپنا لہنگا سنبھالتی باہر ائی تو سعد اُن دونوں کے بیچ کھڑا اُنھیں روک رہا تھا۔

میں پاگل نہیں ہوا سعد یہ پاگل ہو گیا ہے کسی انجان شخص نے اسے یہ تصویریں بھیجی اور یہ اُن پر یقین کر رہا ہے۔۔۔۔حنان نے صائم کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

میرے پاس اس تصویر کے علاوہ بھی ثبوت ہے حنان۔۔۔۔صائم نے آگے

بڑھتے ہوئے کہا۔

کیا ہوا ہے صائم آپ دونوں جھگڑ کیوں رہے ہے۔۔۔انابیہ نے صائم کے سامنے
اتے ہوئے کہا۔تو صائم نے وہ تصویریں انابیہ کے چہرے پر دے ماری۔۔۔۔
یہ سب کیا ہے انابیہ بتاؤ مجھے میرے نکاح میں ہوتے ہوئے تم

کسی غیر مرد سے کیسے کوئی تعلق رکھ سکتی ہوں۔۔۔۔صائم نے غصے میں انابیہ کے
بازو دبوچتے ہوئے کہا۔انابیہ صائم کا یہ روپ پہلی دفعہ دیکھ رہی تھی وہ تو ہمیشہ سے
پیار سے بات کرتا تھا۔انابیہ نے کبھی صائم کو غصے میں نہیں دیکھا تھا۔اُسنے بے یقینی
سے پہلے صائم کو دیکھا اور پھر نیچے گری ہوئی تصویروں کو۔۔۔۔اُسنے نیچے جھکتے
تصویریں اٹھائی۔وہ تصویریں دیکھتی نفی میں سر ہلانے لگی۔۔۔
صائم یہ جھوٹ ہے ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔میں واپس جانے لگی تھی تو میرا پیر پھسلا
اور میں گر گئی تھی۔۔۔۔۔انابیہ کی بات سنتے ہی صائم زور سے ہسنے لگتا ہے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

یعنی تم مان رہی ہو کہ تم اس شخص سے ملنے ہوٹل میں گئی تھی وہ بھی ہماری مہندی کے دن۔۔۔۔۔۔صائم نے غصے میں اتے پھر سے اسکے بازو پکڑے۔۔۔۔

نہیں صائم مجھے آپ نے بلایا تھا میں تو آپ سے ملنے گئی تھی لیکن اس روم میں کوئی اور شخص تھا۔۔۔۔انابیہ نے روتے ہوئے صائم کو کہا۔

کیا بکواس کر رہی ہو تم انابیہ میں نے تمہیں کب بلایا تھا۔۔۔۔صائم نے انابیہ کو دھکا دیتے ہوئے کہا تو سعد نے اُسے گرنے سے بچایا۔

صائم یہ کیا بولے جا رہے ہو تم جب انابیہ کہہ رہی ہے کے اُسنے ایسا کچھ نہیں کیا تو کیوں سب کے سامنے تماشا لگا رہے ہو۔۔۔سعد کے کہنے پر صائم نے کسی کو کال کی اور کچھ دیر بعد ایک شخص آصف کو لیتا اندر داخل ہوا۔آصف کے چہرے پر جگہ جگہ سے خون نکل رہا تھا یوں جیسے اُسے بُہت مارا گیا ہو۔۔۔۔

بولو اب وہ سب کچھ جو تمنے مجھے بتایا ہے۔۔۔۔صائم نے آصف سے کہا جبکہ انابیہ

www.novelsclubb.com

اس شخص کو یہاں دیکھ اسکی جانب ائی۔۔۔۔۔

آپ بتائے ان سب کو کہ کل میں غلطی سے آپکے روم میں آگئی تھی۔۔۔انابیہ نے اسکے سامنے اتے ہوئے کہا۔

بس کردو انابیہ تم کب تک اپنے کالے کرتوت ان سب سے چھپاتی رہو گی تمہاری وجہ سے میں اس وقت موت کے منہ میں ہوں۔۔تم جیسی جھوٹی لڑکی میں نے آج تک نہیں دیکھی مُجھسے شادی کے وعدے کرکے تمنے اپنے کزن سے نکاح کر لیا اسکے بعد بھی تم مجھے یقین دلاتی رہی کہ تم اس رشتے کو ختم کردو گی اور مجسے شادی کرلو گی کل تمہارے کہنے پر میں تمسے آخری دفعہ ملنے اس ہوٹل میں آیا تھا۔ لیکن تمہارے شوہر نے مجھے نہ جانے کیوں پکڑ رکھا ہے اور اتنا مارا ہے۔۔۔۔۔آصف اپنے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے انابیہ سے کہتا ہے۔ جبکہ اسکی باتیں سن کر وہاں موجود سب کے چہروں پر بے یقینی پھیل جاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

اب تم کیا کہوں گی انابیہ۔۔۔۔۔صائم نے انابیہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

صائم نہیں یہ جھوٹ ہے۔میں تو انہیں جانتی بھی نہیں ہوں۔کل میں پارلر کے لیے نکلی تو ڈرائیور انکل مجھے اس ہوٹل میں لے گئے انہوں نے کہا کہ آپ میرا روم 305 میں ویٹ کر رہے ہیں۔۔۔میں نے آپکو کال بھی کی تھی اپنے نہیں اٹھائی تو میں آپسے ملنے اندر چلی گئی لیکن وہاں آپ نہیں تھے یہ شخص تھا انہوں نے مُجھسے کہا تھا کے یہ 3 دن اور رکے گے اس روم میں اس لیے میں فوراً وہاں سے نکل گئی۔صائم میں

جھوٹ نہیں بول رہی مجھے ڈرائیور انکل نے کہا تھا۔۔۔۔

انابیہ صائم کا ہاتھ پکڑے روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔۔جب صائم انابیہ کے ہاتھ جھٹکتا ہانیہ کے پاس آیا۔۔۔۔۔

کیا انابیہ پارلر لیٹ ائی تھی۔۔۔۔۔صائم کے پوچھنے پر ہانیہ نے سر ہلا دیا۔۔۔۔۔

انابیہ نے تمسے کیا کہا تھا کہ وہ کیوں لیٹ ائی۔۔۔۔صائم کے پوچھنے پر ہانیہ خاموش

رہی۔۔۔۔۔

ہانیہ صائم تمسے کچھ پوچھ رہا ہے۔۔۔۔۔۔حنان نے اونچی آواز میں ہانیہ کو کہا تو وہ ڈر سے کانپنے لگی۔۔۔

وہ۔۔۔وہ آپی نے کہا تھا کہ اُنھیں بازار سے کچھ خریدنا ہے اس لیے اُنھیں دیر ہو گئی۔۔۔ہانیہ نے ڈرتے ہوئے کہا۔

تمنے یہ بات ہم سب کو کیوں نہیں بتائی ہانیہ۔۔۔۔۔حنان نے غصے میں پوچھا۔۔۔۔

بھائی میں بھول گئی تھی۔۔مجھے لگا یہ ضروری نہیں ہے۔۔۔ہانیہ نے روتے ہوئے کہہ۔۔۔

حنان بھائی آپ ڈرائیور انکل کو بلا کر لائے وہ آپکو سب سچ بتائے گے۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے حنان کے ہاتھ پکڑتے ہوئے کہہ جو اُسنے فوراً جھٹک دیے۔۔۔۔۔۔۔۔

میں ڈرائیور کو لے کر آتا ہوں۔ ہو سکتا ہے وہ غلطی سے انابیہ کو لے گئے ہو شاید کوئی misunderstanding ہو گئی ہے صائم۔۔۔۔ سعد کہتا باہر چلا گیا اور واپسی پر اسکے ساتھ ڈرائیور بھی تھا۔

کل آپ انابیہ کو ہوٹل کیوں لے کر گئے تھے۔ کسنے کہا تھا آپکو؟؟؟ حنان نے ڈرائیور سے کہا تو انہوں نے پہلے صائم کو دیکھا اور پھر انابیہ کو۔۔

مجھے انابیہ بی بی نے کہا تھا کے اُنھیں اپنی کسی سہیلی سے ملنا ہے اس لیے میں انہیں وہاں لے گیا تھا۔۔۔۔۔ ڈرائیور نے انابیہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

آپ۔۔ آپ جھوٹ بول رہے ہیں میں نے آپکو نہیں۔۔۔۔ ابھی وہ بول رہی ہوتی ہے جب حنان آگے بڑھتا اسکے چہرے پر تھپڑ مار دیتا ہے۔۔۔۔۔

میں نے ہزار دفعہ پاپا کو روکا تھا کہ تمہیں اتنی آزادی نہ دے لیکن میری بات کسی نے نہیں مانی۔۔۔۔ انابیہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھے بے یقینی سے حنان کو دیکھ رہی

تھی۔اور پھر نظریں اٹھا کر یاسر صاحب کو دیکھا وہ سر جھکائے بیٹھے تھے اُنکے پاس ہی آسیہ بیگم بیٹھی رو رہی تھی۔۔۔۔۔

نہیں صائم پلز آپ تو میرا یقین کرے۔یہ سب جھوٹ ہے۔مجھ پر اتنا بڑا الزام مت لگائے میں مر جاؤں گی۔۔۔۔۔انابیہ نے روتے ہوئے صائم سے کہا۔۔۔۔۔۔۔

انابیہ تم جیسی لڑکی جسے اپنے گھر والوں اور اپنی عزت کا خیال نہیں اُسے مر جانا چاہیے۔۔۔۔صائم کے کہنے پر یاسر صاحب نے اُسے چونک کر دیکھا۔۔۔۔۔۔۔انہیں اپنے الفاظ یاد آتے ہے جو انہوں نے ہنہ سے کہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں تمسے کوئی رشتہِ نہیں رکھنا چاہتا انابیہ۔

میں صائم مرزا اپنے پورے ہوش و حواس میں انابیہ یاسر مرزا کو طلاق دیتا ہوں۔۔۔۔طلاق دیتا ہوں۔۔۔۔۔طلاق دیتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔کسی کے سمجھنے سے پہلے ہی صائم نے سب ختم کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

صائم نے کہتے انابیہ کی آنکھوں میں دیکھا جو آنسو سے بھری ہوئی تھی اور وہ نفی میں سر ہلا رہی تھی۔۔۔۔

پاگل ہو گئے ہو صائم یہ کیا کر دیا تمنے۔۔۔ اریبہ بیگم نے اپنے

سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا جب کہ باقی سب اپنی جگہ ساکن کھڑے تھے اچانک یہ سب کیا ہو گیا تھا۔۔۔ آسیہ بیگم اپنا سر تھامے رو رہی تھی۔۔۔۔۔

صائم فوراً باہر کی جانب چل دیا۔اُسے باہر کی جانب جاتا دیکھ یاسر صاحب غصے میں اسکے پیچھے چلے جاتے ہیں۔۔۔۔۔

انابیہ کا سانس پھول رہا تھا۔۔وہ لمبے لمبے سانس لیتی نفی میں سر ہلا رہی تھی۔

ننن۔۔۔ نہیں صائم۔۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نیچے گرنے ہی والی ہوتی ہے جب ردا اُسے پکڑتی ہے۔۔۔

انابیہ کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔۔ہانیہ پمپ لاؤ اسکا۔۔۔۔ہانیہ فوراً اُسکا پمپ لے کر آتی

ہے۔۔۔اور اُسے دیتی ہے جو زور زور سے سانس لینے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

صائم۔۔۔۔۔۔یاسر صاحب نے پیچھے اتے ہوئے اُسے آواز دی تو وہ رک کر اُنکی جانب دیکھنے لگا جب یاسر صاحب نے اسکے چہرے پر تھپڑ مارا۔۔۔۔۔۔

تم جانتے ہوں انابیہ کو صائم۔۔۔لوگ چاہئے کچھ بھی کہے وہ ایسا کچھ نہیں کر سکتی پھر بھی تمنے اُسے طلاق دے دی۔۔۔۔

یاسر صاحب نے روتے ہوئے صائم سے کہا۔

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں یاسر صاحب انابیہ ایسا کچھ نہیں کر سکتی اور نہ ہی اُسنے ایسا کچھ کیا ہے۔آپ جانتے ہیں اُسے کس گناہ کی سزا ملی ہے۔۔۔اس گناہ کی جو اپنے کیا تھا۔اپنے میری بہن کے ساتھ یہی کیا تھا۔یہی الفاظ کہے تھے نہ اپنے میری بہن کو۔۔۔اج میں نے اپنی بہن کی موت کا بدلہ لے لیا ہے یاسر صاحب۔اب میں دیکھتا ہوں کہ آپکی بیٹی جسکے ماتھے پر طلاق کا دھبہ لگا ہے اور جسکا کردار داغدار ہے

اُسے کون

اپنائے گا۔۔۔جب جب آپ اپنی بیٹی کو روتا ہوا تڑپتا ہوا دیکھے گے آپکو احساس ہو گا کہ کیسے کسی اپنے کو درد میں دیکھ کر ہمیں جو تکلیف ملتی ہے وہ ہمارا دل چیر کر رکھ دیتی ہے۔۔۔

صائم کہتا وہاں سے چلا گیا گاڑی میں بیٹھتے بار بار انابیہ کی آنسو سے بھری آنکھیں اسکے سامنے آ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

نہیں مجھے اسکے آنسوؤں سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔۔۔وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔جب اُسے گھر سے ملازمہ کا فون آیا۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔۔صائم نے فون اٹھاتے ہوئے کہہ۔

صاحب وہ بی بی کو ہوش آ گیا ہے اور وہ مسلسل اپنے فون اور آپکا پوچھ رہی ہے۔۔۔

ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں۔۔۔۔صائم نے کہتے گاڑی سٹارٹ کی اور وہاں سے نکل

گیا۔

جب کہ یاسر صاحب کے چہرے پر بے یقینی پھیلی ہوئی تھی۔میری بیٹی۔۔۔اُنھیں اچانک آپنے بائیں بازو میں درد محسوس ہوتا ہے وہ بار بار انابیہ کو پکار رہے ہوتے ہیں لیکن ان میں چلنے کی ہمت نہیں ہوتی درد شاید جان لیوا تھا۔یاسر صاحب اپنے بازو کو دباتے وہی نیچے گر جاتے ہیں۔

ردا میں نے کچھ نہیں کیا صائم وہ کیا بول کر گئے ہے۔نہیں صائم وہ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔صائم۔۔۔۔وہ نفی میں سر ہلاتی باہر کی جانب بھاگنے لگتی ہے جب حنان اُسے روکتے ہوئے ایک اور تھپڑ مار دیتا ہے۔۔۔جب سعد آگے بھرتا انابیہ کو پکڑتا ہے۔۔۔۔

حنان بس کر دو۔۔۔۔سعد ابھی بات کر رہا ہوتا ہے جب باہر سے

دو لوگ اندر آتے ہوئے یاسر صاحب کا بتاتے ہیں۔۔۔۔اور سب باہر کی جانب چل دیتے ہیں۔

بابا۔۔انابیہ روتے ہوئے یاسر صاحب کے پاس بیٹھتی ہے۔۔۔۔۔

سعد ہمیں بابا کو فوراً ہسپتال لے جانا چاہیے۔۔۔حنان کے کہتے ہی وہ فوراً یاسر صاحب کو حنان کی گاڑی میں لے گئے۔۔۔۔

میں بھی بابا کے ساتھ جاؤں گی حنان بھائی۔۔۔۔انابیہ نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔۔۔

تم دفعہ ہو جاؤ یہاں سے انابیہ۔۔۔۔حنان نے غصے میں کہا تو سعد اُسے روکتا فوراً آگے بڑھا۔۔۔

انابیہ بیٹا ابھی ہم ماموں کو ہاسپٹل لے کر جا رہے ہیں۔ تم اس وقت فہد کے ساتھ گھر

جاؤ میں تمہیں خود لینے اؤ گا۔۔۔۔

سعد نے اسکے گال تھپتھپاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

سعد بھائی بابا ٹھیک ہو جائے گے نہ۔۔۔۔۔انابیہ نے روتے ہوئے پوچھا تو سعد نے اُسے گلے لگا لیا۔۔

ماموں کو کچھ نہیں ہو گا بیٹا تم ابھی گھر جاؤ اور کچھ مت سوچنا۔۔۔۔۔سعد کے کہنے پر وہ سر ہلاتی گاڑی میں چلی جاتی ہے۔۔۔ فہد سب لڑکیوں کو گھر چھوڑنے جا رہا تھا۔جب کہ جبار صاحب مہمانوں سے معذرت کرتے سعد اور حنان کے ساتھ ہسپتال چلے جاتے ہے۔۔۔۔

انابیہ ہانیہ کے ساتھ گھر داخل ہوتی ہے تو آسیہ بیگم اسکے چہرے پر تھپڑ مار دیتی ہیں۔۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے تم سب کو آسیہ کیوں اس معصوم پر اتنا ظلم کر رہے ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔اریبہ بیگم آگے بڑھتی ہوئی انابیہ کو پکڑتی ہے جو صرف اُنکے

اسرے پر کھڑی تھی۔

اسنے کیا کر دیا اریبہ ہماری عزت کو مٹی میں ملا دیا۔۔۔۔۔آسیہ

بیگم روتی وہی صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

ماما میں نے کچھ نہیں کیا آپ سب میرا یقین کیوں نہیں کر رہے؟؟؟؟؟انابیہ نے روتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کون یقین کرے گا تمہارا انابیہ تم کیوں گئی اُس ہوٹل میں۔تمہاری ایک غلطی سے ہم سب کی عزت مٹی میں مل گئی انابیہ۔صائم نے تمہیں طلاق دیدی ہے۔اس شادی کے جوڑے میں طلاق لے کر لوٹی ہو تم انابیہ۔۔۔اب کیا کہوں گی تم سبکو۔۔۔۔کیا جواب دو گی لوگوں کے جوابوں کا۔۔۔۔کون یقین کرے گا تمہارا؟؟؟؟آسیہ بیگم نے روتے ہوئے انابیہ کو کہا۔۔۔

ماما میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔کچھ نہیں کیا میں نے۔۔۔۔۔۔انابیہ نے روتے

ہوئے کہا اور اپنے کمرے کی جانب بھاگی ۔۔اور اپنے آپ کو کمرے میں بند کر لیا۔۔۔۔

وہ شیشے کے سامنے کھڑے اپنے حلیے کو دیکھ رہی تھی۔اسکے بال بکھرے ہوئے تھے رونے کی وجہ سے مسکارا بھکرا ہوا تھا۔وہ وہیں زمین پر بیٹھتی رونے لگی۔۔۔۔۔۔

صائم میں نے کچھ نہیں کیا۔کسی نے میرا یقین نہیں کیا اپنے بھی نہیں۔۔۔انابیہ اپنا چہرہ گھٹنوں میں چھپائے ہچکیوں میں رو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

صائم اپنے تو سب کچھ ختم کر دیا۔میں کیا کروں گی

اب۔۔۔۔۔صائم۔۔۔۔۔۔۔۔۔انابیہ چلاتے ہوئے اپنے ڈریسنگ پر پڑی تمام

www.novelsclubb.com

چیزیں نیچے گرا دی۔۔۔ہانیہ کے مسلسل دروازہ بجانے پر بھی وہ دروازہ نہیں کھول رہی تھی جب کہ نیچے سے اتی آوازوں سے ہانیہ کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا وہ فوراً نیچے بھاگی۔۔۔۔۔۔

مرزا منشن کے باہر ایمبولینس آکر رکی۔اور حنان یاسر صاحب کے بے جان وجود کو لیتا اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔۔سعد اور جبار صاحب بھی اسکے پیچھے اندر داخل ہوئے۔۔۔۔۔

حنان یہ کون ہے تمہارے بابا کہاں ہے؟؟؟؟؟آسیہ بیگم نے حنان کے کالر پکڑتے ہوئے کہا۔حنان سر نیچے جھکائے اپنے آنسو بہا رہا تھا۔۔۔۔۔

بتاؤ مجھے حنان۔۔۔۔۔۔آسیہ بیگم نے روتے ہوئے پوچھا۔۔۔

مامی جان ماموں ہمیں چھوڑ کر چلے گئے ہے۔۔۔۔۔۔۔سعد نے آگے اتے ہوئے آسیہ بیگم کو اپنے ساتھ لگایا۔۔۔۔۔۔

بابا۔۔۔۔۔۔۔۔ہانیہ نے کانپتے ہاتھوں کے ساتھ سٹریچر پر پڑے وجود کے چہرے سے چادر ہٹائی تو وہ یاسر صاحب ہی تھے۔۔ہانیہ روتے ہوئے اُنکے بے جان وجود کے ساتھ لپٹ گئی۔

بابا آپ ایسے کیسے جا سکتے ہیں۔بابا اپنی آنکھیں کھولے۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ اُنکے وجود سے لپٹی اُنھیں اٹھنے کا کہہ رہی تھی جبکہ وہ ہمیشہ کے لیے اپنی آنکھیں بند کر گئے تھے۔۔۔۔۔

بھائی جان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اریبہ بیگم روتے ہوئے وہی گر گئی۔۔۔۔۔آسیہ بیگم تو یہ خبر سنتے ہی گم سم ہو گئی تھی اُنکی آنکھوں سے نہ آنسو بہہ رہے تھے نہ ہی وہ کچھ بول رہی تھی اُنکی حالت دیکھ حنان اُنھیں اپنے ساتھ لگاتا ہے۔۔۔۔

ماما بابا چلے گئے ہمیں چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے چلے گئے۔۔۔۔۔حنان روتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔۔۔جبکہ آسیہ بیگم اسکی بات سن کر زور زور سے رونے لگتی ہے۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ردا فوراً انابیہ کے کمرے کی جانب بھاگی۔۔۔۔۔

انابیہ دروازہ کھولو پلز انابیہ دروازہ کھولو۔۔۔۔۔۔۔انابیہ ماموں جان۔۔۔۔انابیہ جو اپنا سر گھٹنوں میں دیے رو رہی ہوتی ہے

یاسر صاحب کا نام سنتے ہی فوراً دروازہ کھولتی ہے۔۔۔۔

کیا ہوا ردا تم رو کیوں رہی ہو؟؟؟ کہاں ہے بابا؟؟؟؟؟؟انابیہ کے پوچھنے پر ردا آگے بڑھی اور اُسے گلے سے لگا لیا۔۔۔۔

انابیہ ماموں جان نہیں رہے۔۔۔۔۔۔۔ردا نے روتے ہوئے بس اتنا ہی کہہ سکی۔۔۔جبکہ انابیہ کے سر پر تو جیسے کوئی پہاڑ ٹوٹ پڑا۔۔۔کیا بکواس کر رہی ہو تم۔۔۔انابیہ جھٹکے سے اُسے دور کرتی نیچے بھاگی جہاں سے اُسے رونے کی آوازیں آ رہی تھی۔۔۔۔۔

بابا۔۔۔بابا۔۔۔۔۔۔یہ سب کیوں رہے ہیں بابا اُٹھے آپ۔۔بابا مجھے آپکی

ضرورت ہے اُٹھے آپ کیسے مجھے چھوڑ کر جا سکتے ہیں۔ نہیں نہیں۔۔۔آپ کہیں نہیں گئے۔ بابا اُٹھے۔۔۔۔۔بابا۔۔۔۔۔۔۔انابیہ اُنکے وجود سے لپٹی رونے لگتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا سنبھالو اپنے آپ کو۔۔۔اریبہ بیگم انابیہ کو اپنے ساتھ لگاتی ہے جسکی حالت دیکھ کر بلکل نہیں لگ رہا تھا کہ اج اسکی برات تھی۔۔۔۔۔وہ اُنھیں کہیں سے بھی اس وقت نارمل نہیں لگ رہی تھی۔

صائم تم کہاں گئے تھے۔ کیا ہوا ہے میرا فون بھی نہیں مل رہا تھا۔۔۔تمنے مجھے اٹھایا کیوں نہیں۔۔۔۔صائم کے اتے ہی مریم بیگم نے سوال کرنے شروع کر دیے۔۔۔۔

ماما آپ بیٹھے یہاں میں آپکو سب بتاتا ہوں۔۔۔۔صائم اُنھیں لیتا بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔

صائم ہم برات لے کر نہیں ہے بھائی صاحب سب انتظار کر رہے ہو

گے۔۔۔۔۔۔۔۔مریم بیگم نے اپنی پریشانی ظاہر کی۔۔۔

ماما میں نے انابیہ کو طلاق دے دی ہے۔۔۔۔۔صائم کے کہنے پر

مریم بیگم نے چونک کر اُسے دیکھا۔۔۔۔

یہ کس قسم کا مذاق ہے صائم۔۔۔۔۔مریم بیگم نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے کہا۔۔

ماما میں مذاق نہیں کر رہا حالات ایسے ہو گئے تھے کہ۔۔۔۔۔۔صائم ابھی بات کر رہا

تھا جب مریم بیگم نے اُسے تھپڑ مارا۔۔۔۔۔

کیا کر کے ائے ہو تم صائم کیسے حالات کیا کر دیا تمنے۔۔۔۔مریم بیگم نے غصے میں

اتے ہوئے کہا۔تو صائم نے اپنی بنائی ہوئی کہانی اُنھیں سنائی۔۔۔

میں مان ہی نہیں سکتی کہ انابیہ ایسا کچھ کر سکتی ہے تمنے کیسے یقین کر۔۔۔۔۔

کیا کر دیا تمنے صائم یہ تمہیں انا بیہ پر ذرا یقین نہیں تھا۔۔۔مریم بیگم بات کر رہی تھی جب باہر سے اتے ہوئے سعد نے صائم کے کالر پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

میں کیسے اُسکا یقین کرو جب سارے ثبوت اسکے خلاف ہے۔۔۔صائم نے سعد کو دھکا دیتے ہوئے کہا۔

ماموں جان کا انتقال ہو گیا۔۔۔۔۔سعد کے کہنے پر مریم بیگم اور صائم دونوں نے بے یقینی سے اُسے دیکھا۔۔۔

تمہاری اس حرکت کی وجہ سے اُنھیں ہارٹ اٹیک ہوا تھا اور وہ survive نہیں کر پائے۔۔۔۔۔۔تم نے سب کچھ برباد کر کے رکھ دیا ہے صائم۔۔۔۔۔۔سعد نے افسوس سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

صائم یہ کیا کیا تمنے میں کیا منہ لے کر جاؤ گی بھابھی کے پاس۔۔۔مریم بیگم روتی بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔

مامی جان آپ چلے میرے ساتھ۔۔۔۔سعد اُنھیں لیتا باہر کی جانب چل

دیا۔۔۔۔۔۔

میں بھی آپ لوگوں کے ساتھ چلوگا۔۔۔۔صائم کہتا اُنکے پیچھے چلا گیا۔ جبکہ سعد بغیر کوئی جواب دیے اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا۔

انابیہ میری جان جاکر کپڑے چینج کرلو۔۔۔۔اریبہ بیگم نے انابیہ کو گلے لگاتے ہوئے کہا جو بس یاسر صاحب کی معیت کے پاس بیٹھی روئی جارہی تھی۔ اسکی آنکھیں زیادہ رونے کی وجہ سے سوج چکی تھی۔ اب اُنکے گھر لوگ جمع ہونا شروع ہوگئے تھے۔ باہر سورج نکل چکا تھا۔ وہ ابھی تک اُسی حالت میں بیٹھی ہوئی تھی۔

بابا مجھے آپکی ضرورت ہے پلز ایسا نہیں کرے میرے ساتھ میں نے کچھ نہیں کیا

صائم نے بھی میری بات نہیں مانی پلز آپ ایسا نہیں کرے مجھے آپکی ضرورت ہے۔۔۔۔۔۔انابیہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔اُسے کبھی کسی نے اتنا روتا ہوا نہیں دیکھا تھا۔اسکے چہرے پر تو ہر وقت ایک خوبصورت شرارتی مسکراہٹ بکھری رہتی تھی۔اسکی باتیں سن کے مریم بیگم اسکے پاس اتی اُسے گلے سے لگا گئی۔۔۔۔

میں نے کچھ نہیں کیا چچی۔۔۔۔۔۔۔۔انابیہ نے روتے ہوئے اُنھیں کہا۔

مجھے معاف کردو بیٹا۔۔۔۔۔۔مریم بیگم نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا اور انابیہ کو وہاں سے زبردستی اٹھاتی اسکے کمرے میں لے گئی۔

کل تک تو یاسر صاحب اچھے بھلے تھے پھر اچانک کیا ہو گیا۔۔۔۔۔باہر کھڑے

ایک شخص نے کسی سے پوچھا۔

بس کیا کہے خدا ایسی بیہودہ اولاد کسی کو نے دے بھائی۔

سنا ہے کہ یاسر صاحب کی چھوٹی بیٹی وہی جسکی شادی تھی کل۔اپنے شوہر کے نکاح میں ہوتے ہوئے بھی کہیں اور چکر چلا رہی تھی۔شوہر کو جیسے ہی پتہ چلا اُسنے برات والے دن ہی طلاق دے دی۔یہی برداشت نہ کر سکے یاسر صاحب۔۔۔۔

آپ لوگوں کو اگر جنازے میں شریک ہونا ہے تو برائے مہربانی یہ سوچ کر باتیں کرے کے آپ کے گھر بھی بہن بیٹی ہے۔۔۔اس آدمی کی بات سنتے سعد نے غصے میں کہا۔حنان اُنکی باتیں سنتا فوراً اندر گیا۔

انابیہ سادہ کپڑوں میں ردا کے ساتھ نیچے اتر رہی تھی جب حنان نے اُسکا بازو پکڑتے اُسے واپس اوپر کی جانب لے گیا۔۔

چپ چاپ اسی کمرے میں بیٹھی رہو جب تک بابا کا جنازہ نہیں ہو جاتا۔۔۔۔حنان

www.novelsclubb.com

نے انابیہ کو اسکے کمرے میں لاتے ہوئے وہی زمین پر پھینک دیا۔اور باہر نکلتا

دروازہ بند کرنے لگا۔

حنان یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔ پلزانابیہ کو کمرے میں بند مت کرے۔۔۔ردا نے

آگے بڑھتے ہوئے کہا تو حنان نے ایک سرد نگاہ اس پر ماری۔۔۔وہ تو حنان کے

غصے سے پہلے سے ہی ڈرتی تھی چپ کرتی نیچے اریبہ بیگم کو لینے بھاگی۔۔۔۔۔

بھائی دروازہ کھولے آپ مجھے نہیں روک سکتے مجھے بابا کے پاس جانا

ہے۔۔۔۔بھائی دروازہ کھولے۔۔بھائی۔۔۔۔انابیہ دروازہ بجاتے ہوئے حنان

کو آوازیں دے رہی تھی جو سخت دل بنا دروازہ بند کر رہا تھا۔

حنان دروازہ کھولو تم اُسے بند نہیں کر سکتے وہ اُسکا بھی باپ ہے۔۔اریبہ بیگم

حنان کے پاس اتی ہوئی بولی۔

پھوپو آپ کے لیے یہی بہتر ہو گا کہ آپ اس معاملے سے دور رہے اسکے لیے یہی

سزا ہے میں اسے بابا کا آخری دیدار کبھی

www.novelsclubb.com

نہیں کرنے دو گا۔۔۔۔۔۔۔حنان کہتا وہاں سے جانے لگا جب ہادیہ اور مریم بیگم بھی اوپر ائی۔۔

اگر کسی نے اسے کھولنے کی کوشش کی تو آپ سب بابا کے ساتھ ساتھ میرا جنازہ اٹھانے کے لیے بھی تیار رہیئے گا۔۔۔حنان کی بات سن کر سب کے دل دہل کر رہ گئے۔۔۔۔۔

حنان۔۔۔مریم بیگم کچھ کہنے ہی لگی تھی جب ہادیہ نے انکا ہاتھ پکڑ کر نفی میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

چاچی پلز ابھی اُسے کچھ مت کہے وہ بُہت غصے میں ہے۔۔۔۔۔۔ہادیہ نے روتے ہوئے کہا تو مریم بیگم چپ کر گئی۔۔۔۔

انابیہ دروازہ بجا بجا کر وہی زمین پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔بھائی دروازہ کھولے۔۔۔۔۔وہ ہچکیوں کے ساتھ کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔اُسے سانس لینے میں بُہت تکلیف ہو رہی

تھی لیکن وہ اپنی تکلیف کو نظرانداز کیے بس دروازہ بجائی جارہی تھی۔

بابا آپ پلز کہیں سے آجائے پلز بابا۔۔۔۔وہ روتے ہوئے یاسر صاحب کو آوازیں سے رہی تھی جو ہمیشہ کے لیے سکون کی نیند سو چکے تھے۔اُن کی وہ بیٹی جو اُنھیں اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز تھی اُنکے جانے کے ایک دن بعد ہی اسکی کیا حالت ہو چکی تھی۔

یاسر صاحب کا جنازہ عصر کی نماز کے بعد ادا کر کے سب اپنے گھروں کو چل دیے تھے۔سعد،صائم،حنان،فہد اور جبار صاحب بھی گھر داخل ہوئے۔

ماما کہاں ہے آپی؟؟؟؟حنان نے ہادیہ سے پوچھا جو صوفے پر گم سم بیٹھی تھی۔

وہ میں نے اُنھیں نیند کی دوائی دی ہے تاکہ وہ کچھ دیر

ریسٹ کرلے ہانیہ اُنکے پاس ہی ہے۔۔۔۔۔۔ہادیہ نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

حنان خدا کا واسطہ ہے انابیہ کے کمرے کا دروازہ کھول دو اسکی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔۔۔اریبہ بیگم کے کہنے پر صائم نے اِدھر اُدھر نظر گھمائی اُسے صبح سے انابیہ کہیں نظر نہیں آئی تھی۔۔۔۔جبکہ حنان نے چپ چاپ چابی نکال کر اُنھیں دے دی۔۔۔

حنان مجھے تمسے ایسی بیوقوفی کی امید نہیں تھی تم کیسے انابیہ سے یہ حق چھین سکتے ہو۔۔۔۔سعد کے کہنے پر حنان اُسے کوئی بھی جواب دیے بغیر آسیہ بیگم کے کمرے میں چل دیا۔۔۔۔۔۔۔

دروازہ کھلنے کی آواز آئی تو وہ جو دروازے کے پاس ہی زمین پر بیٹھی رو رہی تھی فوراً باہر کی جانب جانے لگی جب اریبہ بیگم نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر اُسے جانے سے

روکا۔۔۔۔۔۔

پھوپو بابا مجھے جانے دے بابا کو لے جائے گے وہ لوگ۔۔۔۔۔انابیہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔اسکی سانسیں بھی پھولی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

بیٹا وہ لوگ بھائی کو لے جا چکے ہیں۔۔۔اریبہ بیگم کے کہنے پر اُسنے آنکھوں میں بے یقینی لیے اُنھیں دیکھا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔وہ سر ہلاتی پیچھے کی جانب قدم اٹھانے لگی۔۔۔۔

انابیہ۔۔۔ردا نے اُسے پکارا تو وہ خالی نظروں سے اسکی جانب دیکھنے لگی۔۔۔۔

میں نے ایسا کونسا گناہ کیا ہے جسکی اتنی بڑی سزا ملی ہے مجھے۔آپ سب نے مجھے میرے بابا کو آخری دفعہ دیکھنے بھی نہیں دیا کیوں کیا آپ سب نے ایسا کیوں؟؟؟؟؟؟انابیہ

کہتی گھٹنوں کے بل گر گئی۔سانس ٹھیک سے نا آنے کی وجہ سے اُسکا چہرہ نیلا ہو رہا

تھا۔۔۔۔۔۔ردا نے اُسے پمپ یوز کروایا تو اسکی سانسیں بحال ہوئی۔۔۔انابیہ کی حالت دیکھ اریبہ بیگم کی ہمت بلکل جواب دے گئی وہ اُسے اپنے ساتھ لگائے رونے لگی۔

مجھے معاف کردے بھابھی۔میں بُہت شرمندہ ہوں۔۔۔۔۔مریم بیگم نے روتے ہوئے آسیہ بیگم سے کہا جو خالی نگاہوں سے اُنھیں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

معافی تو مجھے تمسے مانگنی چاہیے مریم میری بیٹی نے تم سب کو رسوا کر دیا۔۔۔۔۔۔اپنے باپ کو بھی کھا گئی وہ۔۔۔۔اپنے ساتھ ساتھ ہم سب کی بھی زندگی برباد کردی اُسنے۔۔۔۔۔آسیہ بیگم نے روتے ہوئے کہا۔حنان اُنکے پاس ہی بیٹھا تھا۔اُسنے آسیہ بیگم کو گلے لگایا اور اُنھیں چپ کروانے لگا جب مریم بیگم

شرمندہ ہوتی باہر نکل گئی۔صائم باہر tv لاؤنج میں ہی بیٹھا ہوا تھا۔اُنھیں باہر اتا دیکھ اُنکی جانب اتا ہے۔۔۔

ماما آپکی طبیعت ٹھیک نہیں ہے چلے ہم گھر چلتے ہے اب۔۔۔۔۔۔صائم کے کہنے پر وہ بنا کچھ کہے اسکے ساتھ چل دی۔

حنان اس وقت آسیہ بیگم کو سلا کر اُنکے پاس ہی بیٹھا ہوا تھا اُنکے ساتھ ہی ہانیہ سوئی ہوئی تھی۔۔۔۔حنان کے ذہن میں اس وقت صبح ہونے والی لوگوں کی عجیب و غریب باتیں چل رہی تھی جس میں وہ انابیہ کو تنقید کر رہے تھے۔۔۔وہ بنا کوئی آواز کرتا سیدھا انابیہ کے کمرے کی جانب چل دیا۔۔۔

ردا نے انابیہ کو بُہت مشکل سے سُلایا تھا۔اُسنے نگاہ گھما کر

گھڑی پر نظر دوڑائی تو رات کے 2 بج رہے تھے۔وہ فریش ہونے کی نیت سے واشروم میں چلی گئ۔

حنان نے کمرے کا دروازہ کھولا تو وہ سامنے بیڈ پر سوئی نظر آئی۔وہ قدم قدم چلتا اسکے پاس آیا۔۔حنان کی آنکھیں اس وقت غصے سے لال ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

اس نے بنا کچھ سوچ سمجھے اپنے ہاتھوں سے انابیہ کا گلا دبانے لگا۔۔انابیہ جو ابھی کچی نیند میں ہی تھی۔۔۔اپنے گلے پر دباؤ محسوس کرتی فوراً اٹھی۔۔۔۔اور حنان کو دیکھ اُسنے بے یقینی سے اُسے دیکھا۔۔۔۔۔

بھائی چھوڑے مجھے۔۔۔۔ چھوڑے۔۔۔۔۔۔انابیہ اپنے آپ کو بچانے کی پوری کوشش کر رہی تھی لیکن حنان کے آگے وہ بے بس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔انابیہ کا دم گھوٹنے لگا اسکی آنکھوں سے آنسو بھی نکل رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔ردا انابیہ کی آوازیں سنتی باہر نکلی تو اسکی آنکھیں حیرت سے پھیلی۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حنان چھوڑے انابیہ کو۔۔۔۔۔۔۔ ردا نے آگے اتے ہوئے حنان کے ہاتھ پکڑنے چاہئے لیکن اپنی کوشش ناکام ہوتی دیکھ وہ فوراً سعد کی جانب بھاگی تھی۔ جو اسکے ساتھ ہی یہاں رکا تھا۔۔۔۔۔۔

سعد بھائی اُٹھے وہ حنان انابیہ کو مار دے گے۔۔۔۔۔ ردا کی بات سنتے وہ فوراً بھاگا تھا۔۔۔۔۔

حنان پاگل ہو گئے ہو چھوڑے اُسے۔۔۔۔ چھوڑو۔۔۔۔۔۔ سعد نے حنان کو پکڑتے ہوئے دور دھکا دیا۔۔۔۔۔ ردا نے انابیہ کو اپنے ساتھ لگایا جو آنکھوں میں ڈر اور خوف لیے حنان کو دیکھ رہی تھی۔

ہاں ہو گیا ہوں میں پاگل۔۔ اس لڑکی نے ہماری عزت مٹی میں ملا دی میں اسے مار دو گا۔۔۔۔۔۔۔ حنان کہتا دوبارہ انابیہ کی جانب بڑھا لیکن سعد نے اُسے بیچ میں ہی روک لیا۔۔۔۔

حنان ہوش میں اؤ۔بہن ہے وہ تمہاری۔۔۔۔۔سعد نے غصے میں کہا۔

حنان ایک نظر انابیہ پر ڈالتا وہاں سے نکل گیا۔۔۔سعد انابیہ کے پاس آیا جو ردا کے پیچھے چھپی ہوئی تھی۔۔۔۔

انابیہ۔۔۔۔سعد نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

بھائی میں نے کچھ غلط نہیں کیا۔بھائی مجھے مار دے گے۔۔۔۔انابیہ نے روتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کچھ نہیں کہے گا وہ تمہیں تمھارا بڑا بھائی ابھی زندہ ہے۔۔۔۔۔سعد نے اُسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

رداا سکا خیال رکھو اسکے پاس ہی رہنا تم اور دروازہ لوک کر لو۔۔۔۔سعد ردا کو کہتا باہر چلا گیا۔

یاسر صاحب کی وفات کو اج 10 دن گزر چکے تھے۔انابیہ نے تو جیسے اپنے آپ کو کمرے میں ہی قید کر لیا تھا۔نہ ہی وہ کسی سے ملتی تھی اور نہ ہی گھر میں سے ہانیہ کے علاوہ کسی نے بھی انابیہ سے ملنے کی زحمت کی تھی۔مریم بیگم کے کہنے پر صائم اج اُنھیں مرزا منشن لا یا تھا۔حنان آفس میں تھا۔مریم بیگم آسیہ بیگم سے ملنے اُنکے کمرے میں چلی گئی۔

صائم نے یہاں وہاں نظریں گھما کر دیکھا تو اُسے وہ کہیں نظر نہیں آئی وہ چلتا ہوا اسکے کمرے میں آگیا۔۔کمرے کا دروازہ کھول کر دیکھا تو وہ بیڈ کے ساتھ لگی زمین پر بیٹھی تھی۔

انابیہ۔۔۔۔۔صائم کی آواز پر اُسنے اپنا سر اٹھا کر دیکھا تو وہ سامنے کھڑا تھا۔۔۔۔۔اج پورے 10 دن بعد وہ اُسے دیکھ رہی تھی۔اُسے دیکھتے ہی سارے درد پھر سے تازہ ہو گئے۔۔۔وہ اٹھی اور قدم قدم چلتی صائم کے پاس

ائی۔۔۔۔۔۔۔

صائم اُسے دیکھ کر حیران کھڑا تھا وہ کہیں سے بھی اُسے

پہلے والی انابیہ نہیں لگ رہی تھی۔آنکھوں کے نیچے ہلکے پڑے ہوئے

تھے۔۔۔شاید وہ اپنی خوراک کا بھی خیال نہیں رکھ رہی تھی اس لیے پہلے سے کافی

کمزور ہو گئی تھی۔۔۔

صائم میں نے کچھ غلط نہیں کیا تھا۔میں نے صرف آپسے محبّت کی تھی۔آپ

میرے بچپن کے دوست تھے میری ہر بات پر آنکھ بند کر کے بھروسہ کرتے تھے

پھر اپنے کیوں نہیں کیا میری بات پر یقین۔۔۔کیوں میرا بھروسہ نہیں کیا

صائم۔۔۔سب ختم ہو گیا۔سب ختم کر دیا اپنے صائم۔۔۔۔۔انابیہ نے اسکے کالر کو

پکڑتے روتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

تم نہیں جانتی کے ڈرائیور کو کسنے کہا تھا تمہیں ہوٹل لے کے جانے کے

لیے۔۔۔۔۔۔۔صائم کے کہنے پر انابیہ نے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔۔

میں بتاؤں؟؟؟صائم نے مسکراتے ہوئے انابیہ کے ہاتھ پکڑے جو ابھی تک اسکے کالر پکڑے ہوئے تھے۔انابیہ کو صائم کی مسکراہٹ کچھ عجیب سی لگی۔۔۔

میں نے کہا تھا ڈرائیور کو۔۔۔۔۔۔۔۔صائم نے کہتے انابیہ کے ہاتھوں کو جھٹکے سے دور کیا۔۔۔۔انابیہ ناسمجھی سے صائم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

کیا ہوا یقین نہیں آرہا کہ اگر میں نے کہا تھا تو پھر یہ سب کیسے ہوا۔۔۔۔۔۔۔صائم نے مسکراتے ہوئے انابیہ سے پوچھا۔

یہ سب میرا پلان تھا انابیہ تمہیں ہوٹل بلا کر اُس روم میں بھیجنا وہ تصویریں یہ سب میرا پلان تھا۔تمہارے باپ سے اپنی بہن کی موت کا بدلہ لینے کیلئے۔۔۔۔۔صائم ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا۔انابیہ آنکھوں میں بے یقینی لیے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

نہیں صائم آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔آپ یہ سب نہیں کر سکتے میں جانتی ہوں۔آپ تو مُجھسے محبّت کرتے ہیں۔۔۔۔۔انابیہ روتے

ہوئے نفی میں سر ہلاتی ہے۔۔۔

محبت ؟؟؟وہ بھی تمسے ؟؟؟؟؟؟؟ صائم کہتا ہوا زور زور سے ہنستا ہے۔۔۔۔۔

ہو کیا تم۔ایک بیو قوف لڑکی۔۔نہایت ہی immature،ذرا سی بھی عقل نہیں ہے تم میں ہر وقت صرف بچوں والی حر کتیں کر تی رہتی ہو۔۔۔میں تمسے محبت کیوں کر وگا جب تمہارے باپ نے خود مُجھسے کہا تھا کہ میرے پاس تمسے بہتر آپشن موجود ہے۔۔کیا کیا کر ناپڑا مجھے تمہارا یقین جیتنے کے لیے۔

پلز رو یامت کرو۔۔۔مجھے تکلیف ہوتی ہے۔۔۔۔کتنی دیر تمہاری بکواس باتیں بر داشت کرنی پڑتی تھی۔یہاں تک کہ تمہیں پر پوز بھی کر دیا تم جیسی بیو قوف لڑکی کو۔۔۔تمہیں لگتا ہے میں نے یہ سب اس لیے کیا کے میں تمسے محبّت کرتا تھا۔۔صائم نے ہستے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

میں نے صرف تمہیں استعمال کیا ہے انابیہ۔میں نے یہ سب اس لیے کیا کیونکہ

میرا بدلہ لینے کے لئے تم ایک اہم مہرا تھی۔۔۔اپنے باپ کی جان عزیز بیٹی تھی تم۔۔۔۔۔۔۔صائم اپنی باتوں میں زہر لیے کہہ رہا تھا۔جبکہ انابیہ کو اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی وہ لمبے لمبے سانس لیتی اپنے گھٹنوں کے بل گر گئی۔۔۔۔۔اُسے گرتا دیکھ صائم اسکے پاس جھکا۔

کیا ہوا سانس نہیں آ رہی۔۔۔۔۔۔صائم نے چہرے پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

تمہارا باپ بُہت جلدی چلا گیا انابیہ اُسے تمہاری یہ حالت دیکھنی چاہیے تھی۔۔۔تب اُسے احساس ہوتا کے میری بہن کس تکلیف سے گزری ہے۔وہ بھی ایسے ہی گر گرائی تھی تمہارے

باپ کے سامنے لیکن اُسنے میری بہن پر تھوڑا سا بھی رحم نہیں کھایا اس لیے میں نے بھی تم پر رحم نہیں کھایا تمہیں اپنے باپ کے گناہ کی سزا ملی ہے۔جواب تمہارا

مقدر بن چکی ہے مجھے انتظار رہے گا کہ تم کب اس زندگی سے ہار کر میری بہن کی طرح اپنی جان خود لو گی۔۔۔۔۔۔صائم نے غصے میں کہا جب کے انابیہ کو اپنی سانس رکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کے تم اس قدر گھٹیا انسان ہو صائم۔۔۔۔۔سعد جو حنان کے ساتھ ہی گھر آیا تھا انابیہ سے ملنے کے لیے اسکے کمرے میں آیا لیکن صائم کی ساری بات سنتے وہ غصے میں اسے تھپڑ مارتا ہوا بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی۔۔۔۔صائم بھی آگے بڑھتے ہوئے اُسے مارتا ہے حنان آوازیں سنتا ہوا اوپر آیا تو اُن دونوں کو لڑتا دیکھ اُنھیں روکتا ہے۔۔۔۔۔۔

بس کرو تم دونوں صائم تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔حنان نے غصے میں صائم سے پوچھا۔۔۔۔

تم مجھے چھوڑو اس سے پوچھو یہ یہاں اس کمرے میں انابیہ سے کس قسم کی باتیں کر

رہا تھا۔۔۔۔صائم نے سعد پر الزام لگاتے ہوئے کہا تو وہ دوبارہ اُسے مارنے کے لیے لپکا۔۔۔۔کیا بکواس کر رہے ہو تم۔۔۔سعد اُسے مارتا ہوا بول رہا تھا۔ جبکہ انابیہ کے دل میں شدید درد اُٹھی۔ وہ اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتی زور زور سے سانسیں لے رہی تھی۔۔۔۔اسکی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا اور وہ ایک جانب گر گئی۔۔۔۔

سعد نے آواز آنے پر پیچھے دیکھا تو انابیہ بیہوش پڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

انابیہ کیا ہوا تمہیں اٹھو بیٹا۔۔۔سعد اسکے گال تھپتھپاتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔۔ خبردار جو تم انابیہ کے پاس بھی ائے تو۔۔۔۔۔صائم کو آگے بڑھتا دیکھ سعد کہتا ہے اور ایک نظر حنان کو دیکھتا ہے جو اپنی جگہ پر ہی کھڑا ہوا تھا جیسے اُسے انابیہ کی بلکل پرواہ نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

شرم آنی چاہیے تمہیں حنان۔۔۔۔سعد حنان کو کہتا انابیہ کو اٹھاتا باہر چل دیا۔

جاری ہے۔

قسمتوں کا لکھا

از

ربیعہ ملک

www.novelsclubb.com